اِنَّا اَنزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

تحفۂ تراویح

مؤلف

(مولانا) عبدالرحیم صاحب فلاحیؔ

استاذ تفسیر و حدیث جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

ناشر

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندوربار (مہاراشٹر)

نام کتاب :- **تحفۂ تراویح**

مؤلف :- مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحی

کمپیوزنگ :- امانت کمپیوٹر، جامعہ منہاج العلوم رنجنی ضلع جالنہ (9421420885)

سال اشاعت :- جولائی ۱۹۹۹ء (۳۰۰۰)

بارہواں ایڈیشن :- جولائی ۲۰۰۹ء (۲۰۰۰)

طباعت :- امانت کمپیوٹر، جامعہ منہاج العلوم رنجنی ضلع جالنہ (9421420885)

قیمت :- ۳۰/روپے

ناشر

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

ملنے کے پتے

مکتبۂ السلام جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، مہاراشٹر

مکتبۂ السعادۃ جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات، الھند

مکتبۂ سبیل السلام مدرسہ عمر ابن خطاب، کنج کھیڑا، مہارشٹر

مکتبۂ دارالسلام جامعہ ابوہریرہ، بدناپور، ضلع جالنہ مہاراشٹر

امانت کمپیوٹر، جامعہ منہاج العلوم رنجنی ضلع جالنہ (9421420885)

فرید بک ڈپو، پرائیویٹ لمیٹیڈ دہلی-۶

دارالکتاب دیوبند (یوپی)

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند (یوپی)

ان اوراق میں کیا اور کہاں ہے

ان تمام حفاظ عظام اور ائمۂ تراویح کے نام جو اپنی ہی نہیں ساری امت کی زندگی کو اسی سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں جسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم لیکر مبعوث ہوئے اور یہی نسخۂ شفاء، خضر طریق مکمل دستور حیات بلکہ قوموں کا عروج اسی کی اتباع میں پنہاں ہے۔ جس کے متعلق ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ **ان اللّٰــه يـرفـع بهـذا الكتاب أقواما ويضع بها آخرين .رواه مسلم**

باسمہ تعالیٰ

عرض مؤلف

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مقدس کو دیگر کتب سماویہ کی بہ نسبت ایک خاص امتیاز وخصوصیت یہ حاصل رہی ہے کہ اللہ نے اس کے نزول کے ساتھ ساتھ اس کی محافظت کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی ہے، ارشاد ربانی ہے ” اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ “ ہم نے ذکر یعنی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اہل کتاب کے خواص وعوام سب تحریف کتاب کے مرتکب ہوئے اور عذاب الٰہی کے مستحق بنتے رہے، لیکن اس نیلے آسمان کے نیچے اور فرش خاکی پر اگر کوئی کتاب جو اپنے اصلی خدوخال اور اسی آن وبان اور شان سے ہے جو نزول کتاب کے وقت تھی تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے

پارے بھی بے کم وکاست، رکوع میں بھی کوئی پھیر وبدل نہیں نقطوں اور شوشوں میں بھی کوئی تغیر وتبدل نہیں لیکن ہاں یہ بات ہے کہ جوں جوں ہم خیر القرون سے اور عہد نزول قرآن سے دور ہوتے جارہے ہیں ویسے ویسے ہم مضامین قرآنیہ کے تذکیری، موعظتی پیغام سے ناآشنا اور نابلد ہوتے جارہے ہیں، علامہ اقبال نے ہماری زبوں حالی کی صحیح عکاسی کی ہے!

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں	کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں	یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

ہر شخص دعویٰ وفا کے ساتھ ساتھ روحانیت سے کٹ کر مادیت کی مشغول ترین زندگی میں ایسا مستغرق ہوتا جارہا ہے کہ طوطے کی طرح کبھی کبھار تلاوت کی توفیق ہوجاتی ہے اسی پر قناعت کرتا ہے، حالانکہ جہاں قرآن کی تلاوت مطلوب ہے، وہاں قرآن کے مطالبات سے واقفیت بھی اتنی ہی ضروری ہے۔

عام مسلمان سمجھتے ہیں کہ تراجم قرآنیہ مدارس کے طلباء یا پڑھے لکھے طبقہ کیلئے ہیں

اور تفاسیر قرآنیہ علماء ومفسرین کیلئے، حالانکہ قرآن تو ھدی للناس ہے، اس لئے سارے لوگوں کیلئے اس کے ضروری مضامین سے واقف ہونا لابدی ہے، اسی ضرورت کے پیش نظر ہمارے مشغول ومصروف اور کم فرصت افراد کے کانوں میں صدائے نورانی اور ندائے قرآنی گونجنے لگے اور ہم سب کیلئے قرآن سے استفادہ آسان ہو جائے، یہ مختصر رسالہ ترتیب دیا گیا ہے جس میں سواپارہ کی ترتیب سے کل ۲۷ رتراویح میں پورے قرآن مجید کا خلاصہ پیش کیا گیا۔

اس سلسلہ کا داعیہ سب سے پہلے اس وقت پیدا ہوا جبکہ مادر علمی فلاح دارین میں جلالین ثانی کے درس کے دوران حضرت الاستاذ ناظم تعلیمات مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ایک کتاب پاکستان میں ایسی لکھی گئی ہے کہ جسمیں ہر ترویحہ میں ماقبل کی تلاوت شدہ چار رکعات کا خلاصہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے، اس قسم کا سلسلہ حفاظ کو شروع کرنا چاہیئے، بڑوں اور بزرگوں کی باتیں کب رنگ لاتی ہیں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

بہر حال طالب علمی کا زمانہ غفلت ونادانی کا ہوتا ہے، بات آئی گئی، اس دوران رفیق محترم مولانا داؤد صاحب حال مقیم افریقہ پاکستان سے "مختصرات تراویح" کے نام ایک کتاب لائے اور راقم الحروف کو دی لیکن بہت جلد اس کو کسی کرم فرما کی نظر لگ گئی اور اس سے متوقع استفادہ نہ ہوسکا اسی دوران استاذ الاساتذہ حضرت مفتی عبد اللہ صاحب مظاہری مدظلہ بانی جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ کے حکم سے صوبہ گجرات انکلیشور اسٹیشن کی مسجد میں اور جامع مسجد ہانسوٹ گجرات میں محراب سنانے کا موقع ملا تو وہاں کے باذوق افراد کے مطالبہ پر نماز کے بعد کوئی نہ کوئی مصروفیت رہا کرتی تھی، منجملہ اس کے تراویح اور وتر کے مابین خلاصۂ تراویح سنانے کا بھی التزام کیا گیا، نیز رئیس جامعہ اشاعۃ العلوم اکل کوا کے حکم سے عنبڑ ضلع جالنہ مہاراشٹر مسجد شمشیر میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا، اور اس جگہ کے لوگوں نے اسے مفید اور کارآمد قرار دیا، ہر دو بزرگوں نے اس کی افادیت کے پیش نظر اسے مرحلۂ طباعت میں لانے کا اصرار کے ساتھ حکم فرمایا۔

چنانچہ ان حضرات کی توجہات کے پیش نظر اس سلسلہ کی ترتیب جدید شروع کی

گئی تو کافی وقت لگا،شدت کے ساتھ اس کی طباعت کا مطالبہ کیا جانے لگا،تو ایک طرف ترتیب دی جاتی رہی تو دوسری طرف اس پر نظرثانی بھی کروائی گئی۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر شکریہ ادا نہ کیا جائے شمس العلماء حضرت مولانا سلیمان شمسی دامت برکاتہم کا جو کہ اپنی پیرانہ سالی ضعف وکمزوری کے باوجود اس کے مسودہ کا معتدبہ حصہ بالاستیعاب ملاحظہ فرماتے رہے،اور اصلاح فرمائی۔نیز حضرت مولانا رضوان الدین معروفی شیخ الحدیث جامعہ ہذا کا جنھوں نے اس کا بڑے اہتمام سے مطالعہ فرما کر اصلاح فرمائی۔اسی طرح مشہور ادیب زمانہ مولانا زبیر صاحب اعظمی،قاری ابوالحسن صاحب اعظمی،حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا بھی شکر گذار ہوں کہ نہایت وسعت ظرفی اور خورد نوازی،وافراد سازی کے جذبہ سے اس طفل تصنیف کی حوصلہ افزائی میں کوئی کمی نہ کی اور اپنی پر خلوص و پراثر دعاؤں کے تمغوں سے نوازا۔اسی طرح فراموش نہیں کرسکتا عزیزم جمال الدین راجستھانی،اخی محمد راجستھانی،اور محمد شوکت فتح پوری کو جنھوں نے راقم الحروف کی شکستہ تحریر میں مکتوب مسودہ کی تبییض کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

نیز عزیزم مولانا مستقیم بھاگلپوری استاذ جامعہ منہاج العلوم رنجنی ناقابل فراموش ہیں جنھوں نے صرف دورات کی قلیل مدت میں پروف ریڈنگ کا مشکل ترین کام انجام دیا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حوصلہ افزائی کرنے والے مشائخ کرام اور دیگر معاونین کو اپنی شایان شان بدلہ نصیب فرمائے۔مکرر سہ کرر بانی اشاعت العلوم نیز بانی جامعہ مظہر سعادت اور میرے ان تمام اساتذہ ذی مرتبت کا شکر گذار ہوں،جنھوں نے صرف اس کتاب کی حد تک ہی نہیں بلکہ اس ذرۂ بے مقدار کو بنانے کیلئے ہر موڑ اور ہر میدان میں مصروف رکھ کر یہ سبق دیا کہ کام کئے جاؤ کہ یہی سرمایۂ آخرت ہے۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہیکہ اگر کوئی فروگذاشت سامنے آئے تو ناچیز کو ضرور مطلع فرما کر احسان فرمائیں،اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نوآموز کی اس پہلی کوشش کو مفید عالم بنا کر میرے لئے میرے والدین کیلئے اور میرے محسنین کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔ عبدالرحیم فلاحی خادم القرآن جامعہ اکل کوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از شمس العلماء حضرت مولانا سلیمان صاحب شمسیؒ

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کا اولین مقصد یہ ہیکہ قرآن پاک کو تجوید وصحت کے ساتھ پڑھا جائے، قرآن کے پیغام واحکام سنے اور سمجھے جائیں اور عملی طور پر اپنی زندگی میں داخل کئے جائیں تا کہ حق تعالیٰ کے ساتھ صحیح تعلق پیدا ہو، اللہ رب العزت کی عظمت وشوکت، حاکمیت و مالکیت کا سکہ دلوں پر بیٹھے، شر وفساد، ظلم وعدوان کا اہرمن دم گھٹ کر مر جائے اور خیر وصلاح، عدل وکرم، کا یزداں سایہ گستر ہو جائے، نیز جامعہ ہر ممکن طور پر یہ حقیقت آشکارا کرنا چاہتا ہے کہ قرآن کریم ہی وہ انقلابی کتاب ہے جس نے چھ صدیوں کی بگڑی دنیا صرف ۲۳ رسال کی قلیل مدت میں تیر کی طرح درست کر دیا، چھ سو برسوں کے مردہ دلوں کو نہ صرف نئی زندگی بخشی بلکہ ان کو مسیحائی کے مقام پر لا کھڑا کیا، برسہا برس کے زنگ خردہ قلوب پر ایسی قلعی چڑھائی کہ پھر کوئی میل کچیل ان کے قریب نہ آسکی، قرآن کریم ایک موثر اور حیرت انگیز انقلاب برپا کرنیوالی کتاب ہے جس کی تاثیر کو آج بھی آزمایا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ ایک زندہ کتاب ہے اسمیں آج بھی وہی معجزہ نما تاثیر موجود ہے جو آج سے پندرہ سو برس پہلے موجود تھی، قرآن مالک الملک کا کلام ہے، رب کائنات کا پیغام ہے، علیم وخبیر کی طرف سے اہل علم کیلئے قانونی دستاویز ہے، حکیم مطلق کا تجویز کیا ہوا نسخہ کیمیا ہے، اپنی قوت تاثیر کو قرآن خود اپنی زبان میں یوں بیان کرتا ہے۔ ”لَو اَنزلنَا هٰذَا القُرآنَ علٰی جبلٍ لَرأيتَهٗ خَاشِعًا مُتَصدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ“ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اے مخاطب تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب

جاتا اور پھٹ جاتا، یعنی قرآن فی نفسہ ایسا مؤثر اور قوی الاثر ہے کہ پہاڑ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، مگر اس قرآن کا اثر وہی لوگ قبول کرتے ہیں جن کے سر میں سوچنے والا دماغ اور سینہ میں سمجھنے والا دل اور پیشانی میں دیکھنے والی آنکھیں موجود ہوں جس طرح روشنی میں صرف وہ آنکھیں دیکھتی ہیں جن میں بینائی ہوں اگر آنکھ ہی بینا نہ ہوتو آفتاب کی روشنی بھی چراغ راہ نہیں بن سکتی۔ جامعہ اکل کوا بستی بستی جنگل جنگل صدا لگاتا اور یہ یقین دلاتا ہے کہ "لَا یَصْلُحُ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمةِ اِلَّا بِمَا صَلُحَ به اَوَّلُهُمَا" یعنی اس امت کے اول طبقہ کی اصلاح جس چیز سے ہوئی تھی اسی سے اس امت کے آخری طبقے کی اصلاح ہوسکتی ہے، اور وہ چیز ہے (قرآن مجید) جاہلیت کے شرالناس اسی قرآن سے خیر الناس ہوئے، جاہلیت کے گمراہ اسی مقدس کلام کی بدولت دنیا کے ہادی اور رہنما بنے، اور درندگی کی پستی میں گرے ہوئے اسی قرآن کے طفیل میں انسانیت کے بلندترین مقام پر متمکن ہوئے، مختصر یہ ہے کہ اسی کتاب عزیز سے وابستہ ہوکر جہنمی سے جنتی بن گئے، صحابۂ کرام کے کتب خانۂ اول میں قرآن ہی قرآن تھا انہوں نے اسی جبل متین کو مضبوطی سے تھام کر بلندی کے تمام مدارج طے کئے، ان کے رگ وپے میں قرآن ہی کی ہوا بھری ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ بلند وبالا تھے، دنیا کی قوموں نے ان کو دبانا چاہا، زمین پر پٹخنا چاہا، مگر جتنا پٹختے گئے صحابۂ کرامؓ اتنا ہی اوپر کو اٹھے، اور نہ صرف خود اٹھے بلکہ دنیا کو بھی بلند کر دیا، تاریخ شاہد ہے کہ قرآن نے جو ہوا اور شوکت مسلمانوں میں بھری تھی جب تک وہ بھری رہی مسلم قوم بلند وبالا رہی لیکن جب خواہشات نفس کی سوئی اس ہوا بھری گیند میں گھس گئی تو پھس سے ہوا نکل گئی، اب اس گیند میں اٹھنے کی سکت نہیں رہی جہاں ڈال دی جاتی ہے وہیں پھنسی پڑی رہ جاتی ہے، ضرورت ہے کہ قرآن کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور اس کے مواعظ واحکام سے عوام کو باخبر بنایا جائے تاکہ دنیا میں پھر ایک انقلابی اور صالح معاشرہ پیدا ہو، مقام مسرت ہے کہ جامعہ کے استاذ تفسیر وحدیث وفقہ مولانا عبدالرحیم فلاحی نے اس سلسلہ میں نیا قدم اٹھایا ہے، جو درحقیقت جامعہ اکل کوا کی مختلف الانواع خدمات میں سے بہترین خدمت ہے موصوف

خوش قسمتی سے حافظ قرآن بھی ہیں، اور ہر سال کہیں نہ کہیں رمضان میں تراویح پڑھایا کرتے ہیں، گذشتہ سال موصوف نے یہ التزام رکھا تھا کہ تراویح کے اندر جتنا قرآن سناتے تھے اس کا خلاصہ اور نچوڑ روزانہ تراویح کے بعد مصلیوں کو بتایا کرتے تھے، اور لوگ نہایت شوق وذوق سے سنا کرتے تھے، موصوف نے روزانہ کے خلاصہ کو قلم بند کر کے محفوظ رکھا ہے جو نفع عام کی غرض سے شائع ہوکر عوام کے ہاتھوں میں پہونچ رہا ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو قبولیت سے نوازے اور ہم سب کی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

دستخط

(حضرت) مولانا سلیمان صاحب شمشیؒ

سابق شیخ الحدیث

جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا

تقریظ

ازحضرت مولانا ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ العالی

استاذ حدیث وتفسیر وصدر مدرس دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر

قرآن پاک کی بہت سی خصوصیات ہیں ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہیکہ رمضان شریف کے پورے مہینے تراویح کی نماز میں اس کو سنایا جاتا ہے، اور نمازی اس کو قیام کی حالت میں انتہائی توجہ اور تواضع کے ساتھ سنتے ہیں اور اس کے سماع کے فیض سے روحانی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

لیکن قرآن مجید انتہائی فصیح وبلیغ عربی زبان میں ہے جن کی زبان عربی نہیں ہے یا وہ عربی پڑھے لکھے نہیں ان کو قرآن میں مذکور احکام وہدایات قصص وواقعات اور انبیاء علیھم السلام کی جدوجہد اور حالات کا پتہ نہیں چلتا۔

بہت عرصہ سے میری خواہش تھی کہ روزانہ تراویح میں جتنا قرآن پڑھا جاتا ہے تراویح کے بعد ۱۰ منٹ میں اس کا انتہائی مختصر انداز میں خلاصہ بیان کر دیا جائے تو لوگوں کو فائدہ ہوگا، اور ان کو ان مضامین سے واقفیت ہو جایا کریگی جو اس دن پڑھے جانے والے پارے میں مذکور ہوئے ہیں، یا کوئی ایسی تفسیر تیار ہو جائے جسمیں اختصار کے ساتھ روزانہ پڑھے جانے والے حصے کی تفسیر مختصر تحریر کی گئی ہو طلباء سے اس ضرورت کا اظہار وقتاً فوقتاً کیا جاتا رہا، الحمدللہ عزیز القدر مولوی عبدالرحیم فلاحی مستند مدرس اشاعت العلوم اکل کوا نے اس عظیم کام کو رمضان شریف کے اوقات میں جدوجہد کر کے پورا کیا جو الحمدللہ ایک انتہائی مختصر تفسیر ہے جس کو روزانہ تراویح کے بعد تھوڑے سے وقت میں روزانہ پڑھے جانے والے قرآن پاک کی مقدار کے حساب سے سنایا جا سکتا ہے عزیز موصوف نے مسلم عوام کیلئے یہ عظیم تحفہ پیش کیا ہے اور نام بھی تحفۂ تراویح رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس تحفہ کو قبول فرمائے اور قرآن کے مضامین سے واقفیت کا ذریعہ بنائے اور عزیز موصوف کیلئے ذخیرۂ آخرت ثابت ہو اس سلسلہ میں عزیز القدر مولانا غلام محمد وستانوی فلاحی مہتمم اشاعت العلوم اکل کوا اور رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند بھی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ موصوف نے طباعت کے سلسلہ میں مرتب کی حوصلہ افزائی فرمائی اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین۔ خاکسار ذوالفقار احمد غفرلہ (۲۳ رستمبر ۲۰۰۰ء)

بسم اللہ تعالیٰ

تقریظ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ سبیل السلام حیدرآباد

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے، وہ زندگی کے ایک ایک مسئلہ میں انسانیت کی رہنمائی کرتی ہے، وہ صبح وشام اور شب وروز کیلئے خضر طریق ہے، خلوت وجلوت اور بزم ورزم کیلئے مشعل راہ ہے وہ جینا بھی سکھاتی ہے اور مرنا بھی، مسلمان آج دنیا میں جن حالات ومشکلات سے دوچار ہیں ان کا اصل سبب یہی ہے کہ ان کی زندگی کا رشتہ قرآن مجید سے کمزور ہے بلکہ کمزور تر ہوگیا ہے اس نے بر وبحر پر حکومت کرنے والی اور قوموں کے تخت وتاج سے کھیلنے والی امت کو ذلت وخواری اور نکبت ورسوائی سے دوچار کردیا ہے، کہ "ان اللہ یرفع بہ اقواما و یضع بہ آخرین"۔

حضرات علماء نے عربی زبان سے ناواقف عام مسلمانوں کیلئے قرآن مجید کے تراجم کیے اور تفسیریں لکھیں اور اسمیں شبہ نہیں کہ اس وقت عربی زبان کے بعد علوم اسلامی اور علوم قرآنی کا کام سب سے زیادہ اردو زبان میں ہوا ہے، لیکن بدقسمتی آج مشینی دور نے انسان کو اپنے خالق سے بلکہ خود اپنے آپ سے اتنا غافل کردیا ہے اور خدا فراموشی اور خود فراموشی اتنی بڑھ گئی ہے کہ لوگوں کو اردو زبان کے اس خزانۂ علمی سے بھی استفادہ کی توفیق میسر نہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ نزول قرآن کا مہینہ ہے، اس ماہ میں نسبتاً قرآن مجید کی تلاوت کی طرف توجہ ہوتی ہے اور تراویح ایک ایسی سنت ہے جو نماز پڑھانے اور پڑھنے والوں کیلئے قرآن مجید کے حفظ وتلاوت کی تجدید کا بہترین موقع ہے، اس ماہ میں من جانب اللہ نیکیوں کی توفیق بڑھ جاتی ہے، دل کی زمین نرم ہوجاتی ہے اور نیکیوں کی طرف قدم خود اٹھنے لگتے ہیں، یہ بہترین زمانہ ہیکہ عام مسلمان بھائیوں کو قرآن کی تعلیمات اور اس کے مقاصد وہدایات کی طرف متوجہ کیا جائے۔

اسی پس منظر میں محبی فی اللہ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحؔی وفقہ اللہ بما یحب

و یسر ضمی۔ نے یہ مختصر لیکن جامع اور نافع تحریر مرتب فرمائی ہے، عام طور پر روزانہ سوا پارہ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے، اس مناسبت سے مولانا موصوف نے روزانہ سوا پارہ کی کے لحاظ سے مضامین قرآن کا خلاصہ مرتب کر دیا ہے، جسمیں اس حصے میں آنے والے احکام وقصص کی طرف بھی اشارہ ہے اور تذکیری ودعوتی مضمون کو بھی نمایاں کیا گیا ہے، زبان آسان وعام فہم ہے اور اختصار ملحوظ ہے تا کہ پانچ سات منٹ کے وقفہ میں پڑھ لیا جائے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب مستند عالم دین ہیں، حافظ اور قاری بھی ہیں، تقریر وتحریر کا بھی ذوق رکھتے ہیں، حدیث وتفسیر کی اعلیٰ کتب ملک کے ممتاز معروف دینی جامعہ ''جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا'' میں پڑھا رہے ہیں اور انتظام وانصرام میں بھی ید طولیٰ رکھتے ہیں، مولانا موصوف کی یہ تحریر میں جا بجا دیکھی ہے بحمد اللہ بہت نافع پایا، امید ہیکہ تراویح اور نماز کے درمیان اس کا پڑھنا بہت مفید ہوگا دعا ہے کہ اللہ اس کو نافع بنائے، مرتب کو اس طرح کے اور دینی وعلمی کاموں کی توفیق عطا فرمائے اور قلم کا یہ مسافر کبھی تعب وتھکن سے آشنا نہ ہو۔ و باللہ وھو المستعان۔

خالد سیف اللہ (صاحب) رحمانی

نزیل:۔ جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا

۱۷/ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

باسمہ تعالیٰ

-: کتاب ھدایت کے انمول موتی :-

تقریظ دل پذیر

از:۔جامع العلوم استاذ الاساتذہ حضرت مفتی عبداللہ صاحب المظاہری

بانی جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ گجرات الھند

حامداو مصلیا و مسلما .... قرآن مجید دنیامیں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی،سب سے زیادہ چھپنے والی،سب سے زیادہ قابل احترام اورسب کتابوں کی ناسخ کتاب ہے۔ جس میں خالق ارض وسماء مالک کون مکاں نے تخلیق کائنات کا مقصد،اعمال صالحہ وافعال سیئہ پر مرتب ہونے والے نتائج،ایمان ویقین،کفروشرک کے راستوں کاتعین،ان پر جزاءوسزا کا تذکرہ، قبرو برزخ،حشر ونشر،قیامت وآخرت کے احوال،جنت ودوزخ کے حالات،سزاؤں کی اقسام ،جزاؤں کے درجات کاخوب تذکرہ کیاہے جسمیں امم سابقہ کی ہلاکتوں کی داستاں بھی ہے،اورانکی ترقیوں اور خداداد نعمتوں پر شکرادا کرنے،عروج عزت وافتخار کے قصے بھی ہیں جو برائے درس زندگی اورعبرت کیلیے ہیں۔

امت مسلمہ نے قرآن مجید کے حفظ،تلاوت اور اشاعت کا ہمیشہ اہتمام کیا ہے اور رمضان المبارک تو قرآن مجید کا موسم بہار ہے،اس ماہ میں تمام مسلمانوں کا رجوع قرآن مجید کی طرف ہوتاہے لیکن ہم لوگ عجمی ہونے کی بناء پرقرآن مجید کو سمجھتے ہیں اورنہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ،ہاں ہماری نمازیں پابندی سے ہوتی ہیں،ہم تلاوت بھی خوب کرتے ہیں،لیکن قرآن مجید سمجھنے سے قاصر ہیں اس کے لطف اورمزے سے ناآشناہیں مقصود خدا سمجھنے اورفرمان الٰہی کے جاننے سے عاجز

ہیں، حالانکہ حافظ صاحب پڑھتے جاتے ہیں اور ہم سنتے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے عزیز القدر برادر خورد ہونہار اور مستند عالم دین استاذ حدیث وفقہ جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا جناب مولانا عبد الرحیم صاحب فلاحی رویدروی کو کہ انہوں نے کمی کو شدت سے محسوس کیا اور خدا کا پیغام خدا کے بندوں تک ان کی اپنی زبان میں پہنچانے کی سعی فرمائی، اور روزانہ عام طور پر پڑھی جانے والی مقدار کا تفسیری خلاصہ مرتب فرمایا، جو آسان سلیس اور عام فہم زبان میں ہوتے ہوئے معلومات افزاء، تربیتی پہلو کا حامل اور عوام میں قرآن فہمی کا ذوق وشوق پیدا کرنے غور وخوض پر آمادہ کرنے کا بیش بہا اور انمول تحفہ ہے۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے اور قبولیت عامہ سے نوازے، اور مصنف کتاب کی اس پہلی تصنیف کو دیگر تصنیفات کا پیش خیمہ بنائے۔آمین۔ برادر موٴقر کے قلم گوہر بار سے مزید تصنیفات وتالیفات معرض وجود میں آنے کا ذریعہ بنائے، ایسی میری دلی دعا ہے آمین۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

(مفتی) عبد الله المظاهریؒ

خادم جامعه مظهر سعادت هانسوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رائے گرامی

سید القراء قاری ابوالحسن صاحب اعظمی

فخر القراء دارالعلوم دیوبند

قرآن کریم کے حقوق اربعہ، محبت، عظمت، تلاوت مع الصحۃ، اور اطاعت میں مؤخر الذکر کی اہمیت واضح ہے،

قرآن کریم بنی نوع انسان کی ابدی ہدایت اور رہنمائی کیلئے ایک دستور حیات ہے اس اہم اور واضح مقصود پر دور صحابہ سے اب تک اقوام عالم نے عمل کر کے دنیا کو دکھایا کہ یہ دستور اور منشور عمل اپنے اندر کتنی انقلابی قوت رکھتا ہے۔

یہی وہ کتاب زندگی ہے جس نے پست سے پست اقوام کو عروج اور بلندی کے انتہائی مقام پر پہونچایا، اور کسی قوم نے اسے اپنی عملی زندگی دور کیا تو خود کو قعر مذلت میں پایا۔

آج الحمدللہ قرآن کریم کو محبت و عظمت اور تلاوت مع الصحۃ کے پہلو بہ پہلو کسی نہ کسی طور پر عمل واطاعت کے ساتھ مسلمانوں نے اپنے سینے سے لگا رکھا ہے اور اس کے مظاہرے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب یہ قرآن عزیز ہے علی الخصوص ماہ مبارک میں جسمیں یہ کتاب نازل ہوئی۔ "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ الخ"

رمضان المبارک میں سارے عالم اسلام میں اور جہاں بھی مسلمان رہتے ہیں اور بستے ہیں نماز تراویح کا ایک مسلسل اور عالمی نظام ہے، اس میں حسب توفیق اور موقع قرآن کریم ایک بار اور متعدد بار ختم کیا جاتا ہے،، نماز تراویح میں تلاوت شدہ اجزاء قرآنی کے ترجمہ اور مفہوم سنانے کا عمومانہ تو رواج اور نظام ہے اور نہ اتنا وقت لگایا جاتا ہے، صرف تلاوت ہی تلاوت ہوتی ہے (الا ماشاءاللہ) لیکن

یہ ناممکن نہیں ہے، مساجد میں عموماً فضائل وغیرہ سے متعلق کسی نہ کسی نماز کے بعد پورے سال کسی نہ کسی کتاب کے سنانے کا نظام قائم ہے۔

اس طرح کی کوئی مختصر کتاب راقم الحروف کے محدود مطالعہ سے نہیں گذری ہے، مگر اس کی اہمیت اور ضرورت بہر حال مسلم ہے۔

جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا کے بیدار مغز، فعال اور متحرک بانی و مہتمم کو راقم آیۃ من آیات اللہ سمجھتا ہے، جامعہ کا قیام صحیح اور کما حقہ تلاوت قرآنی کی ایک تحریک ہے، اس سلسلے میں بانی کے عزیز قریب محترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدہ جیسی انتھک شخصیت کی دریافت جامعہ کیلئے بجائے خود ایک اہم چیز ہے، جناب مہتمم صاحب کو راقم اس درِ نایاب کے ہاتھ لگ جانے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب نے اپنی بے انتہاء مصروفیات میں سے بیش قیمت وقت نکال کر اس نہایت اہم اور مفید ترین موضوع پر یہ گرانقدر کام کرڈالا۔

بڑے ہی مختصر اور جامع انداز پر ساری متعلق باتیں سمیٹ لیں ہر سورت میں بیان کردہ مضامین اور مسائل کا ایسا عطر اور خلاصہ نکال کر رکھدیا کہ بہت تھوڑے وقت میں سامع کے سامنے تراویح میں سنی گئی تلاوت کا مفہوم اور مطلب واضح ہو کر آجائے۔

ایسی گراں بہا کتاب کی اہمیت اور افادیت سے کسے انکار ہوسکتا ہے، ضرورت ہے کہ جلد از جلد یہ کتاب اپنے طباعتی مراحل سے گذر کر تمام مساجد کے ائمہ عالم غیر عالم بغیر کسی تخصیص کے ہر مسلمان کے ہاتھوں میں پہونچے، اور اس سے خوب خوب استفادہ کیا جائے م راقم الحروف مصنف موصوف سے ابتداء ہی سے بےحد متاثر رہا ہے اس کتاب کی تیاری پر دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کے نفع کو عام اور تام فرمائے، مصنف کی حیات میں ہمت وعافیت کے ساتھ برکت عطا فرمائے۔ آمین!

(قاری) ابو الحسن اعظمی

خادم القرأۃ-دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

رائے عالی

ناشر قرآن حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی متعنا الله بطول حیاته

رئیس الجامعہ اشاعت العلوم اکل کوا ور کن شوری دار العلوم دیو بند

أفلا يتدبّرو ن القر آن ؟

قرآن مبین کو مقدس کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ کلام الٰہی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے ! یہ ایک پر حکمت آفاقی اور لا ثانی کتاب ہے اس کی تلاوت باعث اجر وثواب اور عمل باعث نجات ہے، اسکے ساتھ محبت علامت ایمان اس کا شغف مسلمان کی شان مؤمنین کیلئے یہ ذکریٰ ہے تو متقین کیلئے ہدیٰ اور زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرنے والا مکمل دستور بھی، اس کی بار بار تلاوت اور تدبر سے جو کہ قرآن کریم کا مطالبہ ہے نئے نئے معانی پیدا ہوتے ہیں دنیا وآخرت کا ایقان اور احسان پیدا ہوتا ہے اگر اسکے معانی بالتفصیل بیان کیے جائیں تو وہ شافی ہیں اور بالاختصار بیان کیے جائیں تو کافی ہیں، الغرض علوم ومعارف کا بحر ناپید اکنار عقلوں کا دفتر ان گنت پند ونصائح کا گنجینہ ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے،

جمیع العلوم فی القرآن لکن   تقاصر عنه افها م الرجال

یہی وہ قرآن ہے جس کی تعلیم نے اس قوم کو جو دنیا کی ساری قوموں میں پسماندہ اور گھٹیا تھی اتنا اونچا کیا دنیا کی تمام قومیں اس کے سامنے سرنگوں ہوگئیں ، جس زمانہ کو زمانۂ جاہلیت کہا جاتا تھا اسی تعلیم کے صدقہ اسے خیر القرون کہا جانے لگا، الغرض قرآن کریم کی تعلیم اور اس کا پیغام امت کے ایک ایک فرد تک لازمی اور ضروری ہے تا کہ بگاڑ دور ہو اور افراد امت میں صلاح وفلاح پیدا ہو، الحمد للہ علماء امت نے قرآن کریم پر کافی محنتیں کیں اور اس کے الفاظ ومعانی پر چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں لکھیں، عزیزم مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحی نے جو کہ جامعہ ہذا کے لائق فائق اور فعال استاذ ہیں اسی سلسلہ کا

ایک البیلا اور انوکھا کام کیا جس کی بے انتہا ضرورت محسوس کی جارہی تھی اور میری دیرینہ آرزو بھی تھی کہ تراویح میں جو قرآن ایک مخصوص مقدار میں پڑھا جاتا ہے اس کا لب لباب اور خلاصہ اچھے اور اچھوتے انداز میں پیش کیا جائے، اللہ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا عبد الرحیم صاحب کو انہوں نے بڑی ہی جانفشانی اور عرق ریزی سے اس کام کو انجام دیا اور میری قلبی تمنا اور آرزو کو پورا کیا اللہ تعالیٰ اس کے نفع کو عام وتام کرے اور خاص و عام میں قبولیت بخشے اور موصوف کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور انہیں مزید زور قلم سے نوازے۔

﴿آمین﴾

مولانا غلام محمد صاحب وستانوی

خادم جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندوربار

’’تحفۂ تراویح‘‘ ایک انمول تحفہ

حضرت مولانا زبیر اعظمی ایولہ ضلع ناسک

قرآن کریم آسمانی صحیفہ ہے جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جس میں آج تک ادنیٰ تغیر نہیں ہوا اور نہ ہوگا اور نہ یہ کبھی فنا ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسکی حفاظت کا خود خدا نے ذمہ لیا ہے، چنانچہ ابتدا سے آج تک ہزاروں سازشوں کے باوجود قرآن پاک دنیا میں آن بان کے ساتھ موجود ہے یہ اس کا زبردست اعجاز ہے، ایک انگریز مفکر کا قول ہے کہ اگرچہ قرآن پر میرا ایمان نہیں ہے لیکن نہ تو اس میں کوئی تحریف ہوئی ہے اور نہ اس سے زیادہ روئے زمین پر پڑھی جانے والی کوئی اور کتاب ہے، اگر بالاتفاق دنیا میں قرآن کے جتنے نسخے ہیں انھیں دریا برد کردیا جائے تو بھی قرآن فنا نہیں ہوسکتا، پچاس سال کے بعد بھی یہ اپنی اصلی شکل وصورت میں ہمارے سامنے حاضر ہوجائینگے ،ایسا دعوی دنیا کی کسی کتاب کے بارے میں نہیں کیا جاسکتا، اس کی وجہ یہ ہیکہ آج ایک محتاط اندازے کے مطابق پورے عالم میں ایک کروڑ حفاظ قرآن موجود ہیں جس میں ہزاروں ایسے بھی ہیں جنھیں قرآن کریم کے تمام رموز واوقاف بھی ازبر ہیں اور پورا قرآن حفظ کی پختگی میں ان کیلئے سورۂ فاتحہ جیسا ہوگیا ہے، پس ان کے حفظ کی روشنی میں ہزاروں نسخے زیور طبع سے آراستہ ہوجائینگے، الغرض قرآن جب قیامت تک اصلی صورت میں ہی باقی رہیگا تو اسی سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ دنیا کے قوانین میں خواہ ہزاروں تبدیلیاں ہوجائیں لیکن اس کے اصول وضوابط ہر انسانی زندگی کو راہ ہدایت، جادۂ تہذیب وتمدن اور صراط مستقیم دکھاتے رہیں گے، اس کی موجودگی میں کسی دوسرے ضابطۂ حیات کی ضرورت نہیں ہوگی اسلئے اسکے قوانین میں تبدیلی کی بات وہی دیوانے کرتے ہیں جن کے پاس کوئی فطری ضابطۂ اخلاق اور ضابطۂ حیات نہیں ہے، ایک مسلمان کے پاس قرآن کے ہوتے ہوئے تمام شعبہ ہائے زندگی کا پورا نظام موجود ہے، اس سورج کی روشنی میں اسے کسی اور

چراغ کی روشنی کی ضرورت باقی نہیں۔

بایں ہمہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قرآن کے مطابق زندگی گذارنے کیلئے اس کو حسب توفیق وسعی سمجھنا بھی ضروری ہے لیکن آج کی بے حد مصروف اور مشینی دنیامیں عام طور پر لوگوں کو نہ اس کا وقت ملتا ہے اور نہ دل سے اس کی خواہش ورغبت اور پورا اہتمام ہوتا ہے، بلکہ اگر گستاخی پر محمول نہ کیا جائے تو کہنا بے جا نہیں کہ زیادہ ائمہ مساجد بھی قرآن پڑھتے پڑھاتے ضرور ہیں لیکن معانی ومطالب سمجھنے سے بے اعتنائی برتتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انھیں بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ قرآن میں کیا باتیں مذکور ہیں۔ کچھ ہی سہی۔ ہاں قرآن کی تلاوت کے سلسلہ میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ عام ایام میں کم مگر رمضان المبارک میں تقریبا ہر مسلمان تلاوت کی طرف راغب ہوتا ہے اور گھروں اور مسجدوں کی فضائل تلاوت کی صداؤں سے معمور ہوتی ہیں ساتھ ہی نمازوں کا بھی اہتمام ہوتا ہے تراویح بھی لوگ شوق سے پڑھتے ہیں اور پورا قرآن نماز میں سننے والے خوش نصیبوں میں شامل ہوتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا کے استاذ حدیث وتفسیر مولانا عبد الرحیم فلاحی صاحب ہر سال رمضان المبارک میں کہیں نہ کہیں پورا قرآن تراویح میں سناتے ہیں سوا پارہ کے حساب سے اور سوا پارہ سنانے کا طریقہ تقریباً ہر جگہ رائج ہے، ایک دوسال پہلے انھوں نے جہاں قرآن سنایا وہاں روزانہ سوا پارے میں جو خاص خاص مضامین ہوتے انھیں اختصار کے ساتھ خلاصہ کی صورت میں لکھتے رہتے تھے، اور ختم تراویح کے بعد اور وتر سے پہلے تمام مصلیوں کو سنا دیتے تھے، یہ سلسلہ لوگوں کو بہت پسند آیا، بعد میں انھیں خیال ہوا کہ ستائیس حصوں پر انھیں تقسیم کر کے ہر سوا پارہ کے مضامین کو ئی ترتیب وتہذیب کے ساتھ یکجا کر کے کتابی شکل دیدی جائے تو یہ مفید علمی خدمت ہوگی، چنانچہ انھوں نے پہلی تراویح سے ستائیسویں تراویح تک ایک ابواب قائم کر کے ہر تراویح میں تلاوت کردہ سوا پارہ کا مختصر مگر جامع خلاصہ پیش کیا کتاب کی زبان رواں سلیس بامحاورہ اور علمی ہے جو تقریباً ہر خواندہ وناخواندہ سمجھ سکتا ہے، یہ کتاب سب کیلئے ایک جامع اور مفید تحفہ ہے اس کا نام

بھی انھوں نے ''تحفۂ تراویح'' تجویز کیا ہے، میں نے خود چند ابواب کو دیکھا اور بہت پسند کیا ہے اگر رمضان المبارک میں ہر حافظ تراویح کے بعد التزام کے ساتھ اس کے سوا پارہ کا خلاصہ پڑھ کر تمام نمازیوں کو سناتا رہے تو انشاء اللہ اس کے بہت مفید نتائج سامنے آئیں گے، یہ کتاب بجا طور پر اس کی مستحق ہے کہ محبت کے ہاتھوں سے لی جائے اور عقیدت کی نگاہوں سے پڑھی جائے۔

محمد زبیر اعظمی ایولہ، ضلع ناسک

۱۲/اپریل ۱۹۹۹ء

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینٰت من الهدی والفرقان

(القرآن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کـــلـــمـــات دعـــائیـــہ

از استاذ العلماء حضرت مولانا ایوب صاحب سورتی

مجاز محی السنۃ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی

بعد الحمد و الصلوٰۃ! قرآن کریم پورے عالم کے انسانوں کیلئے سرمایۂ سعادت اور ذریعۂ ہدایت ہے جس کو بھی ہدایت ملی اسی قرآن کریم کی بدولت ملی شرط یہ ہے کہ اسے غور سے پڑھا اور سمجھا جائے۔

الحمد للہ قرآن کریم معانی کی تشریح وتوضیح کیلئے بے شمار کتب تفسیر مختصر اور طویل اور متوسط انداز میں آچکی ہیں، اسی کے ساتھ ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر مسلمان تراویح کی نماز میں روزانہ تقریباً سوا پارہ پڑھتا اور سنتا ہے اور اس طرح ایک ماہ میں پورا قرآن ختم ہوتا ہے۔

ضرورت تھی کہ روزانہ کی پڑھی جانے والی مقدار کی مختصر تشریح وتوضیح تمام نمازیوں کے سامنے آجائے اس لئے کہ آج کے مصروف دور میں لوگ مختصر اور سہل چیزوں کو تلاش کرتے ہیں۔

عزیزم محترم مولانا عبد الرحیم رویدروی صاحب استاذ الحدیث جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا نے لوگوں کے ذوق کو سامنے رکھ کر روزانہ پڑھے جانے والے سوا پارہ کی بہت عمدہ عام فہم تشریح کردی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو عامۃ المسلمین کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے اور اس سے لوگوں کو بے حد نفع پہونچائے میری دعا ہے کہ اس تشریح وتوضیح کو قبول عام نصیب ہو۔

محمد ایوب صاحب سورتی

خادم مجلس دعوۃ الحق انگلینڈ

داعی الی اللہ مزاج شناس حضرت جیؒ مولانا احمد لاٹ صاحب دام ظلہ العالی

(خلیفہ حضرت مولانا علی میاں ندویؒ)

اس وقت کرۂ ارض پر صحابۂ کرامؓ کے مقابلے میں صرف حفاظ کرام کی تعداد لاکھوں گنا موجود ہے لیکن سورۂ فاتحہ سے والناس تک نہ ہی اس کا علم ہوتا ہے کہ قرآن مجھ سے کیا کہہ رہا ہے نہ ہی اس کا خیال آتا ہے کہ مجھے اسے سمجھنا چاہیئے ، ایسے وقت میں وقت کی سب سے بڑی اور سب سے اہم ضرورت کی طرف امت کے حفاظ کرام کی توجہ مبذول ہونے کیلئے عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ کی یہ کتاب لگے تالوں کو توڑنے کنڈیوں کے کھلنے اور جہالتوں کی دیواروں کے منہدم ہونے کیلئے ایک الہامی صورت بن سکتی ہے۔

عالم صالح جناب مولانا احمد صاحب ٹنکاروی

استاذ حدیث جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ (بھروچ گجرات)

کلام احکم الحاکمین کا اختصار یقیناً کارے دارد بلکہ جوئے شیر لانے کا مرادف ہے، یہ عظیم کارنامہ بعون اللہ آپ کے مبارک ہاتھوں انجام پایا، تحفہ بجا طور پر اس بات کا مستحق ہے کہ قدر کے ہاتھوں لیا جائے اور مساجد میں تراویح سے قبل یا بعد میں اجتماعی طور پر تعلیم کی جائے ، جس کے نتیجہ میں ایک طرف مصلی قرآنی روحانیت سے سرشار ہو ہو تو دوسری طرف کتاب ہدایت سے اپنی زندگی کا توشہ فراہم کرے۔

حضرت مولانا محمد مجتبیٰ صاحب

شیخ الحدیث ہدایت الاسلام، عالی پور

اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ الفاظ میں ایسی سادگی ہے جسے ہر کوئی سمجھ سکے مگر اس کے ساتھ ساتھ کلمات کو جملوں میں اور جملوں کو سیاق سے اس انداز سے فٹ کیا ہے کہ اس وضع وترتیب کے حسن نے چار چاند لگادئے اور سماع وقرأت میں ایک عجیب کشش وحلاوت پیدا کردی ہے، بلکہ مجمع میں سنانے والا اگر لب ولہجہ کے اتار چڑھاؤ سے واقف ہوگا تو واقعۃً اسم با مسمی ہوکر ظاہر ہوگی اور لوگوں کو قلبی سرور ولطف حاصل ہوگا۔

ہر تراویح کے خلاصہ کے بعد فاتحہ وخاتمہ کا انداز بھی نرالا نظر آیا جسمیں جناب کی شان خطابت کی جھلک نظر آتی ہے۔

با محاورہ خلاصہ میں بعض جگہ منظر کشی ایسی عجیب وغریب انداز میں واقع ہوئی ہے کہ سیاق وسباق کے ساتھ ربط کی ضرورت نہیں۔

فقیہ مالوہ عالم نوجوان حضرت مولانا جنید احمد صاحب

استاذ عربی دار العلوم سیندھوا

تحفۂ تراویح نے اخلاقی اصول قرآنی کی جو دفعہ بندی کی ہے اور جس طرح آیاتِ فرقانی سے تہذیبی اور اخلاقی دفعات کا استخراج کیا ہے اس نے مصنف مدظلہ کو جدید طرز کے محقق و دور درس و دقیقہ سنج مصنفین کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔

استاذ الاساتذہ صدر القراء قاری رضوان نسیم صاحب مدظلہٗ

جامعہ مظاہر العلوم سہارن پور (یوپی)

عزیز گرامی مولانا عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی تالیف ''تحفۂ تراویح'' ایک انوکھا تحفہ بن کر پہونچا، یہ بہت سے ان لوگوں کیلئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے جو قرآن کریم کے صرف الفاظ پڑھ یا سن لیتے ہیں لیکن اس کے معانی ومفاہیم اور کلام الٰہی کی روح سے ناواقف رہتے ہیں، بے شک قرآن کریم کی محض تلاوت بھی بڑے ثواب اور خیر وبرکت کا ذریعہ ہے لیکن اس کے معانی ومطالب سمجھنا بھی بے حد ضروری ہے، رمضان المبارک میں مسلمان تراویح میں قرآن کریم سننے کا بڑے شوق وذوق سے اہتمام کرتے ہیں لیکن ان میں اکثریت اس کے معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے پورے طور پر لطف اندوز نہیں ہوتی، آپ نے یہ کتاب لکھ کر بہت عظیم کارنامہ انجام دیا، اس کی بڑی ضرورت تھی اب حفاظ کرام کیلئے یہ کام بڑا آسان ہوگیا ہے کہ وہ ہر روز تراویح کے بعد مقتدیوں کو اس کتاب سے وہ حصہ سنادیا کریں جو اس دن تراویح میں تلاوت کیا ہے اس سے نہ صرف ان کی دینی معلومات میں اضافہ ہوگا بلکہ ان کے دلوں میں قرآن کی جو عظمت ومحبت ہے اسمیں بھی انشاء اللہ زیادتی ہوگی، یہ ایک اہم نازک اور انتہائی ضروری کام تھا جو رحیم نے اپنے بندہ سے لیا میں آپ کو اور آپ کے مربی عزیز مفتی عبد اللہ صاحب کو اس مبارک کام پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور دعاء کرتا ہوں کہ کریم آقا آپ کو مزید ہمت وتوفیق سے نوازے علمی، عملی اور دینی ترقیات سے سرفراز فرمائے، اور صحت وعافیت کے ساتھ آپ کی عمر دراز ہو۔ فقط

نوٹ: طبیعت چاہتی ہے کہ آئندہ اس کی کتابت، طباعت اور تصحیح اس کے شایانِ شان ہو۔

دعاء گو ودعا جو

محمد رضوان

تحفۂ تراویح

تصنیف لطیف جناب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب الفلاحیؔ

استاذ تفسیر وحدیث جامعہ اکل کوا

تیرگی شب میں شمع جلوہ گر ہے یہ کتاب | پر اثر ہے یعنی نقش کالحجر ہے یہ کتاب

ماہِ رمضان کی مبارک مجلسوں کے واسطے | قاریٔ قرآں کا سچا ہمسفر ہے یہ کتاب

اہل دانش کیلئے تحفۂ جام زلال | حافظوں کے واسطے اک راہبر ہے یہ کتاب

خادم قرآں شبانہ روز ہیں وستانویؔ | جن کے دل کی آرزوؤں کا گہر ہے یہ کتاب

قابل صد آفریں ہیں مولوی عبد الرحیمؔ | جن کی محنتوں کا درخشندہ ثمر ہے یہ کتاب

کر کے تسہیل معانی بن گئے خضرِ طریق | ان کی سعی کامراں کا خوش اثر ہے یہ کتاب

اک نرالی کد وکاوش اک انوکھا انتخاب | ظلمت شب کیلئے نجم سحر ہے یہ کتاب

عصر حاضر کا تقاضہ تحفۂ حفاظ ہے | در حقیقت مژدۂ فتح وظفر ہے یہ کتاب

ہے سوا پارہ کا یکجا دیکھئے لب لباب | ہے معانی کا سمندر مختصر یہ کتاب

کوزے میں دریا کہی جاتی کی یہ مصداق ہے | موجۂ علم وحکم سلکِ دُرر ہے یہ کتاب

اے ولی ہے قوم مؤمن کا یقیناً مدعا | حافظوں کا رہنمائے چارہ گر ہے یہ کتاب

ولی اللہ ولی قاسمی بستوی

استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، نندوربار، مہاراشٹر

پہلی تراویح

آج کا بیان پہلے سوا پارے کی تلاوت پر مشتمل ہے یعنی سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی ایک سو چھہتّر (۱۷۶) آیات۔

سورۂ فاتحہ کو عام زبان میں الحمد شریف بھی کہتے ہیں، یہ سورۃ اگر چہ سب سے پہلے نازل نہیں ہوئی لیکن تلاوت اور کتابت کے لحاظ سے قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ ہے۔

سورۂ فاتحہ ایک دعا ہے جو اللہ نے بندوں کو سکھائی ہے، یعنی سورۂ فاتحہ بندے کی جانب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا اور درخواست ہے اور پورا قرآن اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس دعا کا جواب ہے، بندہ دعا میں کہتا ہے، ''اے میرے رب مجھے صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ بتا'' اس درخواست کے جواب میں یہ پوری کتاب اس کو عطا فرماتا ہے، کہ لے یہ ہے وہ ہدایت جس کی تو نے درخواست کی ہے اور یہ ہے سیدھی راہ جو تو چاہتا ہے، اس کے بعد سورۂ بقرہ شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قرآن مجید اللہ سے ڈرنے والوں کی ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے یہ ہدایت ان لوگوں کیلئے نہیں آئی جن میں ہدایت حاصل کرنے کی خواہش اور طلب نہیں ہے پس وہ گنگوں اور بہروں کی طرح محروم رہتے ہیں اس سورت میں غیب پر ایمان لانے کی نماز قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور ایمان کی تفصیل یہ بتلائی ہے کہ قرآن اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا جائے اور آخرت پر یقین رکھا جائے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کیا جائے، منافقت سے منع فرمایا گیا دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے، منکروں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور مومنوں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے، اس سورۃ میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش اور ان کو اپنا خلیفہ بنانے اور اس سلسلہ میں فرشتوں اور آدمؑ کے امتحان کا ذکر فرمایا گیا ہے، اللہ کے حکم سے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ

کیا لیکن ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا جس کی وجہ سے وہ راندۂ درگاہ ہوا، پھر اس لعین نے آدمؑ وحواؑ کو طرح طرح سے بہکانا شروع کیا یہاں تک کے آدمؑ وحواؑ سے نادانستہ طور پر چوک ہو گئی اور جنت سے زمین پر اتار دئے گئے، انہوں نے توبہ کی جو قبول کی گئی۔

اس کے بعد حضرت موسی علیہ السلام کا ذکر ہے کہ وہ کوہِ طور پر گئے تو ان کی عدم موجودگی میں ان کی قوم نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا پھر بھی اللہ نے ان کو معاف فرمادیا اور ان کو من وسلوٰی کی غذا عطا فرمائی اور ان کے بارہ قبیلوں کیلئے بارہ چشمے پانی کے معجزانہ طور پر عطا فرمائے لیکن حضرت موسی علیہ السلام کی قوم یعنی یہود نہایت ناشکرے سرکش گستاخ ومنافق ثابت ہوئے اور نتیجۃً عذاب میں گرفتار ہوئے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی ہر آزمائش میں کامیاب ہوئے اور انعام کے طور پر ان کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کا پیشوا بنایا پھر اللہ نے ان کے اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں خانۂ کعبہ کی تعمیر کرائی، اس مبارک موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کی اولاد میں ایک ایسا نبی پیدا ہو جو ساری دنیا کو ہدایت کرے یہ بشارت تھی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ظہور قدسی کی طرف، چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور ہمارے نبی محمد ﷺ سارے عالم کیلئے نبی بنا کر مبعوث کئے گئے اور آپ ﷺ کے ذریعہ ساری دنیا کو ہدایت ملی آگے اس سورت میں قبلہ کی تبدیلی کا ذکر ہے جسمیں بیت المقدس کے بجائے خانۂ کعبہ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور ہمیشہ کیلئے بیت اللہ کو قبلہ قرار دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ جہاں کہیں بھی رہو نماز میں بیت اللہ کی طرف منھ کرو پھر مردار، خون، سور کا گوشت، اور غیر اللہ کے نام نذر کی ہوئی چیزوں کا حرام ہونا بتلایا گیا ہے۔

دوسری تراویح

آج کا بیان دوسرے پارے کے ربع سے تیسرے پارے کے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے سورۂ بقرہ میں بڑی حد تک پوری اسلامی دعوت حقوق اللہ حقوق العباد نظام زندگی اور معاشرت کے اصول کی تعلیم دی گئی ہے ،نماز روزہ اور حج کے احکامات بھی موجود ہیں زکوٰہ صدقات ،اور امداد باہمی مشوراتی نظام ،شادی طلاق ،عدت وصیت ،لین دین ،اور قرض وغیرہ کے متعلق بھی ہدایت دی گئی ہے امر ونواہی ، جائز وناجائز باتوں کی تعلیم کا بہت زیادہ حصہ اس سورۃ میں موجود ہے جسے اسلامی ضابطۂ حیات کہتے ہیں۔

آج کی تلاوت کردہ آیات میں ایمان کی تفصیل اور اس کی شرط یہ بتائی گئی ہے کہ ایمان لاؤ اللہ پر اللہ کے رسول پر ،روز آخرت پر ،فرشتوں پر ،سب پیغمبروں پر ،اور ان سب کتابوں پر جو مختلف زبانوں میں مختلف پیغمبروں پر نازل کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اپنے مال میں سے والدین رشتہ دار اور یتیموں مسکینوں مسافروں اور غلاموں کی مدد کرنے میں خرچ کرو۔

قتل کے بارے میں جان کے بدلہ جان اور اگر مقتول کے وارث راضی ہو تو خون بہا یعنی معاوضہ کا حکم دیا گیا ہے ،روزے فرض کئے گئے ہیں ،اور معذوروں کیلئے رعایت رکھی گئی ہے مشرک اور مسلم مرد وعورت کا نکاح ناجائز قرار دیا گیا ،بچوں کو دوسال اپنا یا غیر عورت کا دودھ پلانے کی اجازت دی گئی ہے ،سود کا لین دین قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے ،اس سورۃ شریف میں پیغمبروں کے قلبی اطمینان میں اضافہ کرنے کیلئے مُردوں اور مُردہ جانوروں کو زندہ کر کر دکھائے جانے کا ذکر فرمایا گیا ہے ، پھر سورۂ بقرہ کے آخر میں اللہ نے اپنے بندوں کو دعا کے الفاظ اور طریقے سکھائے ہیں ، نیز اس سورۃ میں آیات قرآنی میں غور وفکر کرنے کی بار بار تاکید فرمائی گئی ہے۔

اس کے بعد سورۂ آل عمران کی ابتدائی اٹھارہ آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ عبادت کے لائق صرف خدا کی ذات پاک ہے اور یہ کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور اعمال کی جزاء وسزا ضرور ملے گی قرآن مجید اس لئے نازل کیا گیا ہے کہ حق وباطل میں امتیاز ہو جائے نیز یہ بتایا گیا ہے کہ جنگ بدر میں اللہ نے جس انداز میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اس میں سمجھداروں کیلئے اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور گور وفکر کرنے والوں کیلئے بڑی عبرت ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اہل ایمان مشکلات میں صبر کرتے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور رات کے پچھلے حصے میں اٹھ کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

يَاۤاَيُّهَاالَّذِيۡنَ آمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ
لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۔ پ ۲ ر ۷

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے فرض کیئے گئے ہیں
جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیئے گئے تھے
تا کہ تم متقی بن جاؤ

تیسری تراویح

آج کا بیان تیسرے پارے کے نصف سے چوتھے پارے کے ثلث تک کی تلاوت پر مشتمل ہے، اس سورت میں جنگ بدر اور جنگ احد دونوں کا ذکر ہے جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی جن کے پاس قاعدے کے ہتھیار تک نہ تھے جب کہ کفار کی تعداد ہزاروں میں تھی، اور وہ پوری طرح مسلح تھے، مسلمانوں کی مدد اللہ نے فرشتوں سے فرمائی اور فتح نصیب ہوئی یہ جنگ بہت سی آنے والی جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی چنانچہ جنگ بدر کا بدلہ لینے کیلئے مکہ کے مشرکین نے زبردست لشکر کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کی اور احد کے میدان میں مسلمانوں سے جنگ کی اس جنگ میں فتح ہوتے ہوتے مسلمانوں کو شکست ہوگئی، کیونکہ فوج کے ایک حصے سے حضور ﷺ کی ہدایت پر عمل اور اس پر جمے رہنے سے بھول ہوگئی اور مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہوگئے، مسلمانوں کی اس کمزوری کی وجہ سے فتح شکست میں بدل گئی یہاں تک کہ حضور ﷺ کے چہرۂ انور پر زخم آئے منافقین نے بھی مسلمانوں سے فریب کیا اور فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی اللہ نے مسلمانوں کی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے اصلاح کے متعلق ہدایت دی ہے۔

ارشاد باری کہ کم فہم لوگ قرآن سے منمانے مطلب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگ عذاب الٰہی میں مبتلا ہونگے، ارشاد باری ہے، غیر مذہب والوں کو اپنا راز نہ بتاؤ۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ ان کو بے موسم پھل عنایت فرماتے تھے، حضرت زکریا علیہ السلام نے اس کا مشاہدہ کیا کیونکہ بی بی مریم ان کی کفالت میں پرورش پاتی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بی بی مریم کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے، جس کی تصدیق خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گہوارہ میں بات کر کے کی تھی پھر ان

کے دیگر معجزات کا ذکر بھی کیا گیا، قرآن نے یہ بھی یقین دلایا ہیکہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر زندہ اٹھالیا نہ انکو قتل کیا گیا نہ صولی دی گئی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ قرب قیامت میں دجال کو ہلاک کرنے کیلئے حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہونگے اور پھر وفات پائینگے،لیکن عیسائی اپنے اس عقیدہ پر ہیں کہ ان کو صولی دی گئی تھی۔

یہودیوں کی طرح عیسائی بھی اسلام کی دعوت کے سخت مخالف تھے چنانچہ حضور ﷺ اور عیسائیوں کے درمیان مباہلہ یعنی ایک قسم کی شرط قرار پائی کہ دونوں فریق اپنے اپنے اہل وعیال کو لیکر اکٹھا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے اللہ ہم میں جو فریق باطل اور جھوٹ پر ہوں اس پر اپنی لعنت فرما،لیکن عیسائی اس قول وقرار پر قائم نہیں رہے اور مباہلہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے، اللہ تعالیٰ جھوٹی قسمیں کھانے کی سخت ممانعت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مال ودولت کو بندے کیلئے آزمائش قرار دیا ہے اور بخل سے منع فرمایا ہے مال واولاد نجات کا ذریعہ نہیں ہیں، نجات تقویٰ اور پرہیز گاری سے حاصل ہوتی ہے، مومن قرآن پر ایمان رکھتا ہے اور عاجزی سے اللہ کے حضور میں دعائیں مانگتا ہے، وہ قرآن کا معاوضہ نہیں لیتا، مومن کے نیک اعمال کا صلہ اس کے رب کے پاس ہے، تاکید فرمائی گئی ہے کہ اے ایمان والو! جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو میدان میں ثابت رہو اور اپنے مورچوں پر ڈٹے رہو اس سورۃ میں اللہ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی نرم خوئی اور خوش اخلاقی بیان فرمائی اور حضور ﷺ کی اس صفت کو اسلام کی دعوت کی کامیابی کا سبب بتایا ہے۔

چوتھی تراویح

آج کی تراویح چوتھے پارے کے ثلث سے پانچویں پارے کے اختتام تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔

ان آیات میں معاشرہ کے اصلاح کے متعلق چند ہدایات وارد ہیں۔

۱) سب سے پہلی بات یہ ہیکہ غلط کمائی سے اور ظلماً مال حاصل کرنے سے روکا گیا ہے، مثلاً یتیم کا مال جو تمہارے پاس امانت ہو اس کو پورا پورا واپس کردو اور ان یتیموں کے پاک اور عمدہ مالوں کو اپنے گندے اور گھٹیا مالوں سے مت بدلو!

۲) دوسری ہدایت یہ دی گئی ہیکہ ایک سے زائد چار عورتوں تک شادی کی اجازت ہے، لیکن اگر تم بیویوں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو تو پھر ایک بیوی پر ہی اکتفا کرو اور بیویوں کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، ترکہ میں مرد اور عورت کے حصے مقرر فرمائے اور قرض کی ادائیگی کو مقدم ٹھرایا

۳) معاشرہ کو بدکاری اور زناکاری سے پاک رکھنے کیلیئے یہ قانون خداوند تعالیٰ نے پیش فرمایا کہ زانی عورت کا جرم اگر چار گواہوں کے ذریعہ ثابت ہوجائے تو اس جرم کی پوری سزا اس پر نافذ کرنا چاہیئے اسی طرح بدکار مرد کیلیئے بھی سخت سزا کا حکم ہے اور توبہ کی تاکید وارد ہے اور توبہ وہی قبول ہے جو آخری وقت سے پہلے پہلے کی جاوے۔

زنا یعنی بدکاری کا جرم ثابت ہونے کیلیئے شھادتوں کو لازمی قرار دیا اور جرم ثابت ہونے پر بدکار عورت اور بدکار مرد کیلیئے سخت سزا کا حکم ہوا گنہگاروں کو توبہ کی تاکید فرمائی لیکن یہ واضح کردیا کہ موت کے آخری وقت کی توبہ قابل قبول نہیں، اس کے بعد ان رشتوں کی تفصیل ہے جن میں نکاح ناجائز ہے۔

۴) اس کے بعد نکاح اور مہر کے متعلق بعض احکام کا بیان ہے کن کن عورتوں سے نکاح صحیح

ہے اور کون کونسی عورتیں حرام ہیں، ان کی تفصیل مذکور ہے مہر کی مقررہ رقم میں شادی کے بعد زوجین کی رضامندی سے کمی اور بیشی ہوسکتی ہے۔

تجارت میں باہمی رضامندی سے مناسب نفع لینا جائز ہے لیکن ظلم اور ہیرا پھیری مطلقاً ناجائز ہے جس کی سزا جہنم ہے کیونکہ یہ ایک بڑا گناہ ہے کبیرہ گناہوں سے آدمی بچتا رہے اور نیک کام کرتا رہے تو اس کی برکت سے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، عورتیں اگر نافرمان اور قابو سے باہر ہوں تو ان کو سزا دی جاسکتی ہے لیکن سزا دینے کا بہانہ تلاش کرنا سخت گناہ ہے زوجین کے درمیان اگر سخت ناراضگی ہو جائے اور باہم فیصلہ نہ ہوسکے تو ثالث مقرر کر لینا چاہیئے بخیل اور ناشکرے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے ناپاکی اور نشہ کی حالت میں نماز ناجائز ہے اور سخت گناہ، پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں غسل اور وضو کیلئے تیمّم جائز ہے، مسلمانوں کو امانتیں واپس کرنے اور انصاف کرنے اور خیانت نہ کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

پھر جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ذیل میں یہ بتلایا گیا ہے کہ شہادت کا مرتبہ بہت بلند اور بہت اونچا ہے مسلمانوں کیلئے موت سے ڈرنا بزدلی ہے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ گواہی سیدھے اور صاف الفاظ میں دینا چاہیئے پیچدار گواہی ناجائز ہے، یہاں تک کہ اگر سچی گواہی کا مضر اثر تمہاری اپنی ذات پر یا اپنے رشتہ داروں میں پڑتا ہو تب بھی سچی گواہی دینا چاہیئے، ارشاد باری ہے کہ شرک ہرگز معاف نہیں کیا جائیگا، گو اور لغزشیں اس کی رحمت سے معاف ہوسکتی ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

پانچویں تراویح

آج کا بیان چھٹے پارے کے شروع سے ساتویں پارے کے ربع تک کی تلاوت سے متعلق ہے، سورۂ مائدہ میں ایک عمومی ہدایت دی گئی ہے کہ شریعت کی پابندیوں کا پورا پورا احترام کرو، پھر اس کی تفصیل کرتے ہوئے مندرجۂ ذیل احکام دئے گئے۔

۱) حج کیلئے احرام باندھنے کے بعد حلال جانور بھی شکار کرنا حرام ہے۔

۲) حلال جانوروں میں صرف ان جانوروں کو کھانا درست ہے جن کو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور مردار ناجائز ہے، اسی طرح سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ، گلا گھونٹ کر یا چوٹ کھا کر مرنے والا یا دوسرے جانور کا شکار کیا ہوا مردہ جانور حرام ہے۔

۳) پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ فال یا پانسوں سے اپنی قسمت کا حال نہ معلوم کیا کرو کیونکہ یہ فعل فاسقوں کا ہے فائدہ اور نقصان صرف اللہ کی طرف سے ہے تم اپنے دین پر ایمان رکھو جس کو اب اللہ نے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے، لھذا شرعی پابندیوں کا احترام کرو اور حلال وحرام میں تمیز کرو ارشاد ہوا کہ تم پرہیزگار اور شکر گذار رہو۔

سورۂ مائدہ میں مسلمانوں کے مذہبی تمدن معاشرتی اور سیاسی زندگی کے متعلق احکام نازل ہوئے سفر حج کے آداب دینی شعائر کا احترام حرام وحلال کے حدود اہل کتاب سے نکاح وتعلقات وضو غسل اور تیمّم کے قاعدے بغاوت فساد اور چوری کی سزائیں شراب اور جوے کی ممانعت قسم توڑنے کا کفارہ اور قانون شہادت کے متعلق تفصیلی احکامات نازل ہوئے، چوری کرنے والا مرد ہو یا عورت اس کی سزا ہاتھ کاٹ دینا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ کیونکہ یہ آپس میں سازش کے تحت دوستی کئے ہوئے ہیں عیسائیوں کا عقیدۂ تثلیث کفر ہے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہیکہ کافروں کے کفر سے غم ورنج نہ

کیجیے ،کافروں کے دل میں قیامت کیلئے عداوت اور بغض ڈال دیا گیا ہے،ظالم بے مددگار رہیگا، اور مشرک پر بہشت حرام ہے البتہ پہلے کے آسمانی مذاہب کے وہ لوگ جو نیک اعمال والے ہونگے اور اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والے ہونگے نجات پائینگے ،اللہ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! جو پاک چیز کو اپنے لئے حرام کرلو گے تو اللہ کے قانون کے بجائے اپنے نفس کی پیروی کرو گے ،مثلاً عیسائی راہبوں کی طرح ترک دنیا کرنا اور حلال لذات اپنے اوپر حرام کر لینا غلط اور ناجائز طریقہ ہے۔

اے مسلمانو! تم جان بوجھ کر قسمیں کھاتے ہو اور پھر ان قسموں پر قائم رہنے کے بجائے ان کو توڑ دیتے ہو تو ان پر ضرور تم سے باز پرس کی جائیگی ایسی قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہیکہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ ، یا انہیں کپڑے پہناؤ، یا ایک غلام آزاد کرو، ورنہ تین دن کے روزے رکھو، اے مسلمانو! شراب ، جوا، آستانے ،فال اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ، روز قیامت اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے ان کی امت کے بارے میں سوال کرینگے تو وہ خود عرض کرینگے کہ ہم وہی جانتے ہیں جس کا تو نے حکم دیا تھا باقی پوشیدہ حقیقتوں کا جاننے والا صرف تو ہے احرام کی حالت میں شکار نہ کرنا، اگر تم دانستہ ایسا کرو گے تو اس کا کفارہ دینا ہوگا، جو جرم اور غلطی کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، لھذا اہل علم سے پوچھ کر کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

چھٹی تراویح

آج کا بیان ساتویں پارے کے ربع سے آٹھویں پارے کے نصف تک کی تلاوت پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائینگے کہ میں نے تم کو کس طرح پیدا کیا اور پھر کیسے کیسے معجزے تم کو عطا کیے، اور کیسی کیسی نعمتیں تم کو اور تمہاری ماں کو دی اور کس طرح تمہاری قوم کو نوازا، تو اب تم جواب دو کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا وہ تم کو اور تمہاری ماں کو خدا بنالے، وہ جواب دینگے ہرگز نہیں آپ دلوں کا حال جاننے والے ہیں میں نے آپ کے حکم کے مطابق صرف آپ کی بندگی کا حکم دیا تھا اس کے باوجود اگر لوگوں نے کفر کیا تو اے اللہ آپ انہیں سزا دیں یا معاف فرمادیں ہر بات پر آپ قادر ہیں اور دانا اور بینا ہیں۔

اس کے بعد سورۂ انعام شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہیکہ کفار کا وطیرہ ہی یہ ہیکہ وہ پیغمبروں کا مزاق اڑاتے ہیں انہیں جادوگر بتاتے ہیں لیکن اللہ کا دین ان پر مسلط ہو کر رہیگا، جھٹلانے والوں کا انجام برا ہے اللہ اور بناوٹی خداؤں میں فرق یہ ہیکہ اللہ رزق دیتا ہے لیتا نہیں، غیر اللہ اپنے پجاریوں کو رزق دینے کے بجائے الٹا ان سے رزق لینے کے محتاج ہیں، اللہ تعالیٰ حضورﷺ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ کافروں کی روگردانی سے پریشان نہ ہو بلکہ صبر کرے، اللہ کی مدد ضرور آپ کو پہونچے گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ کسی کے اعمال کی جوابدہی دوسرے پر نہیں، ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ ہے، کافروں کو اپنا انجام معلوم ہو جائیگا، اللہ جس دن حشر برپا فرمائینگے اس دن بادشاہی صرف اسی کی ہوگی، وہ دانا اور باخبر ہے،

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معرفت حق حاصل کرنے کا طریقہ بیان کر کے ارشاد فرماتا ہے کہ اے اہل قریش جس طرح آج اپنے پیغمبر کو جھٹلا رہے ہو اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے بھی ان کا انکار کیا تھا، جس کا انجام برا ہوا اسی طرح تمہارا انجام بھی

براہوگا، اے لوگو! اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان گھڑے، اور اسکی آیات کے مقابلہ میں سرکشی کرے، اللہ تعالیٰ نے قیامت کا وعدہ فرمایا ہے، اور وہ یقیناً آنے والی ہے، ظالم کبھی فلاح نہیں پائینگے، اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے کہہ دو کہ منکرین اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں ان کو گالی نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جوابا اللہ کے حق میں زبان درازی اور گستاخی کرنے لگے، اللہ کا ارشاد ہیکہ اے محمد ﷺ کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھایا ہے میری نماز میری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلیئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

اس سورت میں مندرجۂ ذیل ہدایات وتاکیدات ہیں۔

۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو!

۲) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو!

۳) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو! رزق دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔

۴) بے حیائی اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ پھٹکو!

۵) کسی جان کو ہلاک مت کرو! مگر حق کے ساتھ۔

۶) ناپ اور تول میں پورا پورا انصاف کرو!

۷) بات انصاف کی کرو خواہ معاملہ رشتہ دار کا ہی کیوں نہ ہو۔

۸) قول وقرار پورا کرو! خواہ اللہ سے ہو یا اس کے بندوں سے، بے شک سزا دینے میں اللہ بہت تیز ہے، اور بہت درگذر کرنے والا ہے، رحم فرمانے والا بھی ہے۔

ساتویں تراویح

آج کی تراویح آٹھویں پارے کے نصف سے نویں پارے کے ثلث تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔

سورۂ اعراف کے مجموعہ اجزاء پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر مضامین اس سورۃ میں معاد یعنی آخرت ونبوت کے متعلق ہیں، جیسا کہ ارشاد باری ہے کہ ''اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَآءَ'' کہ اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے کے پیچھے نہ لگو، قرآن ہی کہ پیروی کرو۔

اسی طرح ''فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْھِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ'' میں معاد یعنی آخرت کی تحقیق ہے کہ قیامت میں ان لوگوں سے باز پرس ضرور ہوگی جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہیں، اور پیغمبروں سے بھی پوچھا جائیگا کہ انہوں نے فرض کہاں تک انجام دیا، اور لوگوں کی طرف سے انھیں کیا جواب ملا، بلا شبہ لوگوں کو روز قیامت میں میزان کے مرحلے سے ضرور گذرنا ہوگا۔

اس سورۂ شریف کے دوسرے اور تیسرے رکوع میں بتلایا کہ امور حقہ مثلاً رسالت ومعاد کی تکذیب وانکار سرکشی ہے، اور سرکشی شیطان کا کام ہے، چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرنے کیلئے قصہ شیطان کی عداوت کا بیان فرما کر اس سے احتیاط کی تاکید فرمائی گئی ہے، ارشاد باری ''وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ فِی الْاَرْضِ'' اے لوگو! تمہیں زمین میں اختیار دے کر بسایا، تمہاری پیدائش کے بعد تمہارے آگے فرشتوں سے سجدہ کرا کر تم کو عزت بخشی اور تم کو نعمتوں سے مالا مال کیا مگر تم لوگ کم ہی شکر گذار ہوتے ہو۔

آگے فرمایا اے اولاد آدم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے

بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا، ارشاد باری " اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ "۔ ارشاد باری، اللہ نے حرام کر دیئے ہیں بے شرمی کے کام خواہ وہ کھلے طور پر ہوں یا پوشیدہ طور پر ہوں، اور حرام ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور حرام ہے اللہ کا نام لیکر یا اللہ کی جانب منسوب کر کے کوئی ایسی بات کہنا جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ بات اللہ نے ارشاد فرمائی ہے۔ " وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰہِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ"۔ آگے نافرمانوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد ہے کہ اللہ سے سرکشی کرنے والوں کا جنت میں داخلہ ایسا ہی ناممکن ہے جیسا اونٹ کا سوئی کے ناکے میں گذر جانا۔ " اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِآیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا لَا تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ" لیکن نیک لوگوں کیلئے جنت کی خوشخبری ہے، اے لوگو! تم اللہ کو پکارو خوف و امید کے ساتھ یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔ " اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ "

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے متعدد پیغمبروں اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات کا ذکر فرمایا اور لوگوں کی سرکشی اور بداعمالیوں کی وجہ سے ان پر اللہ کی طرف سے مختلف عذاب نازل ہوئے ان کا بھی ذکر فرمایا ہے، تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں اور دعوتِ رسالت کو قبول کر کے ہدایت پائیں، متعدد عبرت آموز واقعات سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے فرماتے ہیں " وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا" کہ اے نبی لوگوں کو یاد دلا دو کہ ہم نے روز الست تمام انسانی روحوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے ایک ہی جواب دیا تھا کہ بے شک تو ہی ہمارا رب ہے ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگ اب اس معاہدہ کو بھول گئے جو شرک میں مبتلا ہو گئے۔

آگے ارشاد ہیکہ نفس پرستی کی وجہ سے لوگوں کی حالت اس کتے جیسی ہو جاتی ہے جس کی زبان لالچ کی وجہ سے باہر کو لٹکی رہتی ہے، ارشاد باری ہے۔ "فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ "

ایسے لوگوں کو اللہ نے جہنم کیلئے پیدا کیا ہے کیونکہ ان کے پاس ایسے دل ہیں جن سے سمجھتے نہیں، اور آنکھیں ہیں مگر وہ حق راہ دیکھتے نہیں، اور ان کے پاس کان ہیں جن سے سنتے نہیں وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے ارشاد فرماتا ہے کہ اگر منکرین آپ کو جادوگر اور مجنون کہے تو آپ اس کی کوئی پرواہ نہ کریں آپ تو یہ فرمادیں کہ میں تو ایک خبردار کرنے والا ہوں، اور جو میری بات مانے ان کو خوش خبری سنانے والا ہوں، آخر میں حضور ﷺ کو تبلیغ کی یہ حکمت خصوصیت کے ساتھ بتائی گئی ہیکہ مخالفین کی زیادتیوں کا مقابلہ صبر اور ضبط سے کریں تا کہ اشتعال کی وجہ سے کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جائے جس سے تبلیغ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ نرمی اور درگذر کا طریقہ اختیار فرمائیں اور جاہلوں سے نہ الجھیں اے نبی آپ اپنے رب کو صبح وشام یاد کرتے رہیں، رورو کر اور خوف کے ساتھ دل دل میں بھی اور بآواز بلند بھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی رسالت کو مکمل طور پر قولاً وعملاً تسلیم کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں، آخرت کا یقین عطا فرمائے اور اپنے سے گڑگڑا کر مانگنے والا بنائے۔ آمین

آٹھویں تراویح

آج کا بیان نویں پارے کے ثلث سے دسویں پارے کے آخر تک کی تلاوت پر مشتمل ہے، چنانچہ مال غنیمت کے بارے میں ارشاد ہے کہ مالِ غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا۔" قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ" پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ سے ڈرو، آپس میں صلح کرو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم صاحب ایمان ہو۔

ارشاد باری ہے کہ ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آئے تو اس کے جلال اور عظمت کے استحضار سے ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔" اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ آیَاتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ.

نماز پڑھتے ہیں، اللہ کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں، ان کے رب کے پاس ان کے بڑے درجے ہیں، ان کیلئے مغفرت ہے، رزق کریم ہے اور عزت کی روزی ہے، جنگ بدر میں مسلمانوں کیلئے حق تعالیٰ کی طرف سے تائید ونصرت کا تذکرہ مثلاً فرشتوں کا نزول اور مسلمانوں کو فتح یاب بنانا باوجودیکہ تعداد میں کافر کثیر تھے مگر ان کے دلوں میں اللہ کی طرف سے رعب ڈالدیا گیا جو اللہ اور اس کے رسول سے جھگڑا مول لے گا اس کیلئے اللہ کی طرف سے شدید عذاب ہے اس کے بعد اللہ جہاد کی تلقین فرماتے ہیں، کہ اے ایمان والو جب تم کافروں سے بھڑو تو خوب جم کر لڑو۔" یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ" جو شخص میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگے گا تو وہ غضب الٰہی کا نشانہ بنے گا پھر پارہ کے آخر میں حکم ہوتا ہے کہ کفار عرب سے اس حد تک لڑو کہ فساد یعنی شرک باقی نہ رہے۔

"وَقَاتِلُوْاهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ" پھراگروہ شرک سے باز آجائے تو اللہ ان کے کام کو دیکھتا ہے، اگر وہ نہ مانے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حمایتی ہے، ظاہر ہیکہ انجام کار تمہارے مقابلہ میں اللہ کی حمایت کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

دسویں پارے کے آغاز میں مال غنیمت کا حکم بیان کیا گیا ہیکہ جو کچھ مال غنیمت تمہارے ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کیلئے اور اس کے رسول کیلئے ہے تاکہ آپ کے قرابت داروں یتیموں اور مسکینوں کے اور مسافر کے کام آئے باقی چار حصے پوری فوج میں تقسیم کردئے جائیں۔

پھر غزوۂ بدر کی بعض تفصیل بیان کی گئی ہے اسی کے ضمن میں ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! اللہ اور اسکے رسول کا حکم نہ مانو گے اور آپس میں جھگڑو گے تو اسکے نتیجہ میں تم کمزور اور بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔

آگے اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں کہ "وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ" تیاری کرو کفار سے لڑنے کیلئے جو کچھ تمہارے بس میں ہو جہاں تک ممکن ہو سامان جنگ فراہم کرو اور اس کے بعد اللہ کی مدد اور تائید پر یقین رکھو۔

تم اللہ کی راہ میں جو بھی قربانی دو گے اس کا اللہ کی طرف سے پورا پورا بدلہ ملے گا، ارشاد ہے "يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ" مسلمانوں کو جھاد کی ترغیب دی جارہی ہے کہ اگر تمہارا عزم پختہ ہے اور تم صالح بھی ہو خواہ تم تعداد میں تھوڑے ہی ہو اگر اللہ پر کامل بھروسہ ہے تو یقیناً تم غالب آؤ گے۔

جنگ کے قیدیوں کو محض فدیہ حاصل کرنے کے خاطر قید رکھنا مناسب نہیں، سورۃ کے اختتام پر تنبیہ کی گئی ہیکہ اللہ کی راہ میں جھاد اور ہجرت کے پردہ میں مال غنیمت سے زیادہ دینی مقاصد کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

آخر میں "وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ" سے ایک ضابطہ بیان کیا گیا کہ

ہے وراثت کے حقدار رشتہ دار ہیں۔

اس کے بعد سورۂ توبہ شروع ہوتی ہے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں کی قبولیتِ توبہ کا ذکر ہے، اس لئے اس سورۃ کو سورۂ توبہ کہتے ہیں اور اس کو سورۂ برائۃ بھی کہتے ہیں، اسلئے کہ اسمیں کافروں سے بریٔ الذمہ ہونے کا اعلان ہے۔

اس سورۃ میں صلح حدیبیہ کا ذکر فرمایا گیا ہے کفار قریش نے حسد کی بنا پر حدیبیہ کے صلح نامے کو توڑ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے ان مشرکین کے حق میں بے زاری ہے جنہوں نے معاہدہ کو توڑ ڈالا چنانچہ حج اکبر کے دن یہ اعلان کیا گیا کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بریٔ الذمہ ہیں۔

اس کے بعد حکم ہوا کہ مشرکین کا حرم شریف میں داخلہ ممنوع ہے اور برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف ممنوع قرار دیا گیا مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اگر تمہارا قریب سے قریب رشتہ دار بھی حالت کفر میں ہو تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے تھے جہاد کے سلسلہ میں لوگوں کے عذر لنگ کو قبول نہ کیجئے یہ منافقین جھوٹے ہیں اور بہانہ تراشتے ہیں۔

اے نبی! فاسق اور منافق کی قسموں کا اعتبار نہ کیجئے ہرگز یہ آپ میں سے نہیں ہیں انہیں جب موقع ملے گا یہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائینگے، منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جیسے ہیں ان پر اللہ کی پھٹکار ہے، ان کی نماز جنازہ تک ممنوع قرار دی گئی ہے۔

سورۃ کے درمیان میں زکوٰۃ کے مصارف اور مستحقین متعین فرمادیئے گئے ہیں یہ آٹھ مصارف جو من جانب اللہ مقرر ہوئے ہیں مندرجۂ ذیل ہیں۔

۱) زکوٰۃ غریبوں کیلئے۔

۲) زکوٰۃ غلاموں کی آزادی کیلئے۔

۳) محتاجوں کیلئے۔

۴) زکوٰۃ قرض داروں کی مدد کیلئے۔

۵) نظام زکوٰۃ کے کارکنوں کیلئے

۶) زکوٰۃ خدا کی راہ میں۔

۷) زکوٰۃ تالیف قلوب کیلئے۔

۸) زکوٰۃ مسافروں کی مدد کیلئے۔

مختصر یہ کہ سورۃ توبہ میں

۱) بعض غزوات اور ان سے متعلق واقعات کا ذکر۔

۲) مشرکین کے معاہدوں سے دست برداری کا اعلان۔

۳) ایام حج میں جدال وقتال کی ممانعت۔

۴) حدود حرم میں کفار ومشرکین کے داخلے پر پابندی۔

۵) اہل کتاب کو ایمان لانے یا جزیہ دینے کا حکم۔

۶) جہاد میں سستی کرنے والوں کی مذمت۔

۷) مصارف زکوٰۃ کا تعین۔

۸) منافقین کا بیان اور اہل ایمان کی پہچان۔

یہ باتیں اس سورۃ میں بیان کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں احکامات الٰہی سمجھنے کی اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین۔

نویں تراویح

آج کا بیان گیارہویں پارے سے شروع ہوکر بارہویں کے ربع تک کی تلاوت پر مبنی ہے دسویں پارے کے آخر میں ان منافقوں کا ذکر تھا جو اپنے کفر ونفاق کے سبب جہاد میں شرکت سے عذر کر کے بیٹھے رہے انہوں نے حیلے بھانے تراش کر حضور ﷺ کی اجازت لے لی تھی اور کچھ ایسے بھی متکبر منافق تھے جنہوں نے سرے سے کسی اجازت کی ضرورت محسوس نہ کی چنانچہ۔ ''یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ'' سے ان منافقین کا بیان ہے جنھوں نے حضور ﷺ کی جہاد سے واپسی پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور عدم شرکت جہاد کے جھوٹے عذر تراشے حضور ﷺ کو اس صورت حال سے بذریعۂ وحی باخبر کرایا گیا اور فرمایا گیا کہ آپ ان سے فرمادیجئے کہ فضول اور جھوٹے عذر نہ تراشو، ہم تمہیں سچا نہ سمجھ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ زکوٰۃ کو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ کے حق میں زمانے کی گردشوں کا انتظار کررہے ہیں، کہ موقع ملتے ہیں منحرف ہوجائیں، ایسے لوگوں کا چکر خود ان ہی پر مسلط ہے، وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

منافقین کے ذکر کے بعد مؤمنین کا بیان ہے کہ وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت اسلام قبول کی اور وہ نیک لوگ جو ان کے پیچھے آئے اللہ ان سب سے راضی ہوا اور ان کیلئے جنت کی بشارت ہے، اس کے بعد مسجد ضرار کا ذکر ہے، جسے منافقین نے مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کیلئے تعمیر کیا تھا، اللہ نے اس کی مذمت فرمائی اور وہ مسمار کردی گئی، اس کے بعد وہ تین صحابہ کا ذکر ہے جنھوں نے جہاد میں شرکت نہیں کی تھی، ان کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا گیا تھا پچاس دن کے بعد اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما کر معاف کردیا، اس کے بعد سورۂ یونس کا آغاز ہوتا ہے، اس سورۃ میں بھی اسلام کے تین اہم پہلو یعنی توحید، رسالت، اور آخرت کی طرف مشاہدۂ کائنات کے ذریعہ

توجہ دلائی گئی اور اس کے ساتھ کچھ عبرت انگیز تاریخی واقعات وقصص کا ذکر کر کے ان مضامین توحید ورسالت اور آخرت کو ذہن نشین کرایا گیا ہے، چنانچہ فرمان باری ہے کہ قرآن حکمت اور دانش کی کتاب ہے یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ ہم نے تم ہی میں سے ایک آدمی کو تمہاری ہدایت کیلئے پیغمبر بنا کر تمہارے درمیان بھیجا ہے جو ان کی ہدایت قبول کرے گا فلاح پائے گا منکرین کے حق میں کوئی شفاعت کام نہیں دے گی، اس کے بعد اللہ نے دوزخ کے عذاب سے ڈرایا ہے اور جنت کی نعمتوں کی خوشخبری دی ہے ناشکرے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو پھر ہر وقت اللہ کے حضور میں گڑگڑاتے ہیں، مگر جب اللہ ان کی مصیبتوں کو دور کر دیتے ہیں اور ان پر فضل فرماتے ہیں تو پھر یہی لوگ ایسے ناشکرے ہو جاتے ہیں گویا ان پر کوئی برا وقت پڑا ہی نہ تھا۔

آخر سورت میں فرمایا گیا کہ اے نبی! آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ تمہارے پاس رب کی طرف سے حق آچکا ہے اب جو سیدھی راہ اختیار کرے گا اس کی راست روی اس کیلئے فلاح کا باعث ہوگی، اور جو گمراہ رہیں گے ان کیلئے ان کی گمراہی تباہی کا سبب بنے گی صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اللہ ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے، اس کے بعد سورۂ ھود شروع ہوتی ہے، اس سورۃ میں پچھلی قوموں پر نازل ہونے والے قہروں اور مختلف قسم کے عذابوں اور پھر قیامت کے ہولناک واقعات اور جزاء وسزا کا ذکر خاص انداز میں آیا ہے، آغاز سورۃ میں قرآن کی آیات محکم اور صاف صاف سے یہ بیان کیا گیا، پھر آگے چل کر " وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا " سے فرمایا گیا کہ زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو، پھر کائنات کو پیدا کرنے کی حقیقت بیان کی گئی۔ اس سورۃ میں بھی اللہ نے منکروں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ قرآن پیغمبر کی خود ساختہ کتاب ہے تو تم بھی اس جیسی سورتیں تصنیف کر کے لے آؤ، اپنے مددگاروں کو بھی ساتھ میں لے لینا یقیناً تم ایسا نہیں کر سکو گے۔ اللہ ہم کو نعمتوں کی قدردانی کی توفیق نصیب فرمائے اپنے شکرگذار بندوں میں شامل فرمائے، ہر حال میں اللہ سے لو لگانے کی توفیق نصیب فرمائے، اترانے اور غرور کرنے سے حفاظت فرمائے۔

دسویں تراویح

آج کا بیان بارہویں پارے کے ربع سے تیرہویں کے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔ والیٰ عادٍ اخاھُم ھوداً سے اللہ نے لوگوں کی عبرت کیلئے حضرت ہودؑ کو قوم کی طرف بھیجے جانے کا ذکر فرمایا، قوم نوح کی طرح قوم عاد نے بھی آواز حق نہ سنا، اور مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً کی خام خیالی میں مبتلا رہے۔ (کہ کون ہے جو قوت میں ہم سے بڑھ کر ہے) وہ اللہ کے آگے بے حقیقت ہو کر رہ گئے، قوم عاد کے بعد قوم ثمود کی سرکشی کا ذکر ہے، وہ بھی بالآخر دردناک عذاب سے دوچار ہوئے پھر قوم لوط کی فحاشی آبرو باختگی اور کھلی بے حیائی کا ذکر ہے یہ قوم بھی اپنی بدکرداری وبد اخلاقی کی پاداش میں پیوند زمیں ہوگئی، پھر حضرت شعیبؑ کے مدین بھیجے اور حضرت موسیٰؑ کے توحید پیش کرنے اور فرعون کے انکار اور سرکشی کے یاد کرنے، ان واقعات کے ذکر کے بعد اللہ اپنے نبی کو ارشاد فرماتا ہے۔ ''وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ'' تمہارا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو واقعی اس کی پکڑ اور گرفت بہت سخت اور دردناک ہوتی ہے، اے نبی ہم یہ جو تم کو قبروں کے واقعات سناتے ہیں تو اس طرح ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے ہیں تم کو اس طرح حقیقت سے آگاہی ملتی ہے اور ایمان لانے والوں کو نصیحت اور بصیرت نصیب ہوتی ہے۔

''وَکُلًّا نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ'' آسمانوں اور زمین میں جتنی غیب کی باتیں ان کا علم اللہ ہی کو ہے اور سب امور اسی کی طرف رجوع ہونگے، اے محمد ﷺ آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھیئے، آپ کا رب جو تم کرتے ہو اس سے بے خبر نہیں ہے۔

اس کے بعد سورۂ یوسف شروع ہوتی ہے، حضور ﷺ حضرت یوسفؑ کے واقعہ سے

واقف نہ تھے یہودیوں نے بحیثیت نبی آپ کا امتحان لینے کیلئے آپ سے اس قصے کے بارے میں سوال کیا اور بدگمانی سے یہ کہا کہ حضور ﷺ ناواقفیت کی وجہ سے جواب نہیں دے سکیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے بذریعۂ وحی یہ قصہ حضور ﷺ کی زبان مبارک پر جاری فرما دیا، حضرت یوسفؑ کا واقعہ یہ ہیکہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے چاند اور سورج ان کو سجدہ کر رہے ہیں حضرت یوسفؑ کے سگے سوتیلے گیارہ بھائی تھے اور چاند سورج سے ان کے ماں باپ مراد ہیں حضرت یوسفؑ کے والد حضرت یعقوبؑ نے یہ خواب سن کر ان کو ہدایت کی کہ وہ اپنا خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنائے ورنہ وہ ان کی جان کے دشمن ہو جائینگے، سوتیلے بھائی پہلے ہی سے حسد رکھتے تھے آخر ایک دن ان کو ایک اندھے کنویں میں ڈال دیا اور بات بنا دی کہ بھیڑیا کھا گیا قافلہ والوں نے کنویں میں سے نکال کر مصر کی حکومت کے ایک اعلیٰ افسر کے ہاتھ ان کو بحیثیت غلام فروخت کر دیا اس افسر کی بیوی ان پر عاشق ہوگئی اور بدکاری پر مائل ہوئی، حضرت یوسف کے انکار پر ان کو قید میں ڈال دیا گیا، وہاں قید میں انہیں دو قیدی اور ملے، جن کے خوابوں کی حضرت یوسفؑ نے صحیح تعبیر بتائی ان میں سے جب ایک قیدی نے رہائی پائی تھی تو اس کے ذریعہ تاخیر سے ہی حضرت یوسفؑ کی اس قابلیت کی اطلاع پہونچ گئی، بادشاہ کو بھی اپنے خواب کی تعبیر درکار تھی، حضرت یوسفؑ نے اس کی بھی مشکل حل کر دی پھر کیا تھا بادشاہ ان کا گرویدہ ہو گیا اور ان کو اپنا وزیر خاص بنا لیا، عملاً وہ مصر پر حکومت کر رہے تھے۔

خدا کی مشیت کہ مصر اور اس کے آس پاس کے ملکوں میں قحط پڑ گیا لیکن حضرت یوسفؑ کے مشورے اور حکمت عملی سے مصر میں غلہ جمع کیا ہوا موجود تھا، لوگ مصر غلہ لینے آتے تھے چنانچہ برادران یوسف بھی غلہ لینے آئے حضرت یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا اور بلا قیمت غلہ دے کر روانہ کیا اور دوبارہ اپنے چھوٹے علاتی بھائی کو ہمراہ لانے کی تاکید کی، واپسی پر برادران یوسف نے اپنے سامان میں ادا کی ہوئی پونجی واپس دیکھی تو بول اٹھے " هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا " پھر علاتی بھائی کو لیکر ان سب کا دربار یوسف میں دوبارہ آنا اور یوسفؑ کا ایک تدبیر سے اپنے بھائی

کوروک لینا بقیہ بھائیوں کا غلہ لیکر اپنے شہر واپس لوٹنا اور بیٹوں کی جدائی اور فراق غم میں روتے روتے حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں کا سفید پڑ جانا جسے قرآن نے " وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ " سے تعبیر کیا ہے۔ پھر حضرت یوسف کے پاس بھائیوں کا تیسری بار آنا بیان ہوا ہے جب برادران یوسف کو یہ علم ہوا کہ یہ وہی یوسف ہے جسے ہم نے کنویں میں مرنے کیلئے چھوڑا تھا تو ان کے سر ندامت سے جھک گئے، یوسفؑ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اور مصائب پر صبر کرتا ہے تو اس کا حق اللہ تعالیٰ ضائع نہیں فرماتا۔

پھر انہوں نے یوسفؑ سے معافی چاہی تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا" لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ " تم پر آج کے دن کوئی مؤاخذہ نہیں بے مثال اخلاق کا نمونہ پیش فرمایا، بالآخر حضرت یوسف کی خواہش پر حضرت یعقوبؑ مع اہل وعیال مصر میں آکر حضرت یوسف سے ملے اور سب نے ان کو سجدہ کیا اس طرح حضرت یوسفؑ کے خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔

اختتام سورۃ پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انبیاء کے ان واقعات میں سمجھدار لوگوں کیلئے بڑی عبرت ہے اور قرآن جسمیں یہ واقعات درج ہیں مؤمنوں کیلئے باعث ہدایت ورحمت ہیں، اس کے بعد سورۂ رعد شروع ہوتی ہے اس سورہ میں قرآن مجید کے کلام حق ہونے توحید ورسالت کے اثبات قیامت کے آنے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا تفصیلی ذکر اور اس کے ساتھ ہی منکرین حق کیلئے عذاب کی وعید ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ لوگوں کی سرکشی کے باوجود درگذر فرماتا ہے حالانکہ وہ سخت سزا دینے والے بھی ہیں اسے بندوں کے اعمال کی پوری خبر ہے، حاملہ کے پیٹ سے بھی واقف ہے کہ اسمیں کیا بنتا ہے، اور کیا کمی بیشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس اصول قدرت سے آگاہ فرماتے ہیں کہ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک لوگ خود اپنی حالت میں تبدیلی لانے کی صلاحیت وسعی کے اہل نہیں ہوتے " إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ "

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی　　　جسے نہ ہو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

اے لوگو! برائی بھلائی سے دفع کرو آخرت کی نعمتیں تمہارے لئے ہے، اللہ تعالیٰ ہم میں انقلاب مطلوب پیدا فرماوے، ہمارے معاشرہ میں وجود لانے کا ہمیں ذریعہ بنائے، امور خیریہ کی توفیق نصیب فرمائے، آخرت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ
اَوْ قَالَ اُجْزٰی بِهٖ
(الحدیث القدسی)

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ روزہ میرے لئے ہے
اور میں خود اس کا بدلہ دونگا۔
یا فرمایا کہ میں خود اس کا بدلہ ہوں۔

گیارہویں تراویح

آج کا بیان تیرہویں پارے کے نصف سے چودہویں پارے کے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے، اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار پر ان کے کرتوت کی وجہ سے ایک نہ ایک آفت آتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہیگا منکرین بڑی چالیں چلا کرتے ہیں لیکن اصل فیصلہ کی تدبیر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

سورۂ رعد کے بعد سورۂ ابراہیم شروع ہوتی ہے، اس سورۃ کا آغاز بھی قرآن سے ہوا کہ قرآن ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان وہدایت کی روشنی کی طرف لے آئیں، ارشاد باری یہ ہیکہ " كِتَابٌ اَنزَلْنَاهُ اِلَيكَ لِتُخرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ "اس سورۃ کے آغاز میں رسالت ونبوت کی چند مزید خصوصیات بیان کی گئی ہے اور پھر مضمون توحید بیان ہوا ہے اثبات توحید کیلئے حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے واقعات سے شواہد پیش کیے گئے ،توحید کی فضیلت اور کفر وشرک کی مذمت مثالوں کے ذریعہ واضح کی گئی اس سورۃ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کا بھی ذکر ہے " رَبَّنَا اِنِّی اَسْكَنتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيتِكَ الْمُحَرَّمْ ،رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَيهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ، رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ " جس سے دعا کے یہ آداب معلوم ہوئے کہ دعا گڑگڑا کر کی جائے اس کے ساتھ اللہ کی حمد بھی بیان کی جائے ،سورۂ ابراہیم کے آخری رکوع میں اہل مکہ کو پچھلی قوموں کے واقعات سے عبرت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اور انکار اور ضد کی صورت میں قیامت کے ہولناک عذاب سے ڈرایا گیا اخیر میں ارشاد

فرمایا گیا کہ یہ قرآن لوگوں کیلئے احکام پہونچاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ لوگ عذاب سے ڈرائے جائیں، اور لوگ اس بات کا یقین کرلیں کہ اللہ ہی معبود برحق ہیں۔

اس کے بعد سورۂ حجر شروع ہوتی ہے اس میں اللہ نے ان لوگوں کو تنبیہ فرمائی ہے جو حضور کی دعوت دین اور اسلام کا مزاق اڑاتے تھے اور حضور پر دیوانگی کی تہمت لگاتے تھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہیکہ اے منکرو! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن اللہ کا ذکر ہے جو اس نے اپنے نبی پر نازل فرمایا اور یہ کہ اللہ ہی خود اس کا محافظ اور نگہبان ہے "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ" اللہ تعالیٰ حضور کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ منکرین کی باتوں سے دل برداشتہ نہ ہوں اور ان کی دھمکیوں کا مطلق اثر نہ لیں جو لوگ بہکے ہوئے ہیں وہ ابلیس کے پیروکار ہیں اور وہ جہنمی ٹھہرینگے

اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ رحیم اور درگذر فرمانے والا ہے لیکن ساتھ میں اس کا عذاب سخت اور دردناک بھی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے نبی ہمیں معلوم ہیکہ آپ کو کفار مکہ کی باتیں سخت ناگوار گذرتی ہے، اور آپ کیلئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے "وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ" اس کا مداوا یہ ہیکہ آپ اپنے رب کی حمد و تسبیح میں مشغول رہیں اور تا زیست اسی کی عبادت و بندگی میں وقت گذاریں، "وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَأْتِیَکَ الْیَقِیْنُ"

اس کے بعد سورۂ نحل شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ، سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ" اللہ کا حکم آچکا تم جلدی نہ مچاؤ اللہ کی ذات پاک ہے تمہارے شرک سے بہت بالا و برتر ہے، نادانو! تم عذاب کا تقاضہ کررہے ہو یاد رکھو وہ وقت اب دور نہیں جب تم اپنی سرکشی اور بداعمالی کی سزا پاؤ گے، تم ناشکر گذار ہو حالانکہ تم اپنے رب کی نعمتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو کہ اس نے تمہارے آرام کیلئے اور تمہاری بار برداری کیلئے طرح طرح کی چیزیں اور جانور پیدا فرمادیئے ہیں، غور کرنے والوں کیلئے ان میں اللہ کی بڑی نشانیاں ہیں۔

اے مشرکو! ذرہ گھوم پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا اور انکی بستیاں کس طرح

اللہ نے الٹ کر رکھ دی، اللہ جب کسی چیز کو چاہتا ہے کہ وہ ہو جائے تو وہ ہو جاتی ہے،" فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ"۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ بیٹیوں کے ساتھ بدسلوکی کے بارے مشرکوں کو تنبیہ فرماتا ہے کہ جب بیٹی پیدا ہوتی ہے تو ذلت محسوس کرتے ہو اور اس کو مارے شرم کے دفن کرتے ہو"وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ" اس کے بعد آسمان سے پانی برسانے زمین کو ہرا بھرا کرنے اور چوپایوں کو پیدا کرنے کا ذکر ہے، کس طرح ان کے پیٹ کی چیزوں یعنی گوبر اور لہو کے بیچ سے صاف ستھرا اور خوشگوار دودھ پینے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا ہے، ارشاد باری ہے" نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ "پھر مختلف پھل اور عمدہ کھانے کی چیزیں پیدا کرنے کا ذکر ہے اور پھر شہد کی مکھی کا پہاڑوں اور درختوں میں چھتے لگانے اور ان سے شہد نکلنے کا ذکر ہے جس شہد کے متعلق قرآن کہتا ہے " فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ "۔

اپنی نعمتوں کے ذکر کے ذریعہ توحید کے فطری دلائل کے ساتھ تقسیم رزق کے بارے میں فرمایا گیا کہ تم میں سے بعضوں کو بعض پر رزق کے معاملے میں فضیلت دی اور فرمایا گیا کہ اللہ نے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے عورتیں پیدا کیں اور تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے آئے، اور تمھیں کھانے کو ستھری چیزیں دیں سو کیا جھوٹی باتیں مانتے ہیں، اور اللہ کے فضل کو نہیں مانتے اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا کو، ایسوں کو جو مختار نہیں ہے جو لوگ اللہ کا انکار کر کے راہِ راست سے لوگوں کو روکیں گے ان کو ان کے عذاب کے سبب سخت عذاب دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو مبعوث کریں گے، یہ قرآن پاک ہر چیز کو بیان کرتا ہے تو سامان ہدایت بھی ہے وجحت بھی اور مسلمانوں کیلئے خوشخبری بھی، اللہ پاک ہمیں نعمتوں کا استحضار نصیب فرما کر عقیدۂ توحید میں پختگی نصیب فرمائے۔ آمین۔

بارہویں تراویح

آج کا بیان چودھویں پارے کے ثلث سے پندرھویں پارے کے آخر تک کی تلاوت پر مبنی ہے، ارشاد خداوندی ہے ” اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ “ اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور نا معقول کام سے، اور تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو، پھر عہد کو پورا کرنے اور قسموں کو نہ توڑنے اور رشوت نہ لینے کا حکم دیا گیا ہے، اور جس مرد وعورت نے نیک کام کیا اور مؤمن ہو تو اللہ اس کو ایک اچھی زندگی عطا فرمائینگے اور آخرت میں ان کے اچھے کاموں کے عوض اجر دینگے، آگے ارشاد یہ ہیکہ اے مسلمانو! جب تم قرآن کی تلاوت شروع کیا کرو تو شیطان سے بچنے کیلئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو اور اے نبی آپ لوگوں کو دعوت دیں تو نہایت حکمت اور بہترین طریقہ پر دیا کریں، ” اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ “ اور مخالفین کی ہر بات پر رنج نہ کریں اللہ آپ کا حامی اور مددگار ہے اس کے بعد سورۂ بنی اسرائیل شروع ہوتی ہے اللہ نے حضور ﷺ کو معراج شریف کا شرف بخشا اور وہاں ان کو اپنی قدرت کے بڑے بڑے مشاہدات کرائے، یہ پہلا موقع تھا کہ پانچ وقت کی نماز اوقات کی پابندی کے ساتھ فرض ہوئی، اس سورۂ مبارکہ میں اللہ نے وہ چودہ نکات بھی عطا فرمائے جس سے مستقبل کے مسلم معاشرہ کی مہذب ترین شکل عمل میں آئے۔

(۱) عبادت صرف اللہ کی کرو!

(۲) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو!

(۳) رشتہ داروں مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو!

(۴) فضول خرچی نہ کرو!

(۵) اگر کسی کی حاجت پوری نہ کر سکو تو نرمی سے جواب دے دو!

(۶) کنجوسی کرو اور نہ فضول خرچی کرو، اعتدال کی راہ اختیار کرو!

(۷) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو!

(۸) زنا کے قریب تک نہ پھٹکو!

(۹) بغیر قانونی جواز کے کسی کو قتل نہ کرو!

(۱۰) حدود قانونی سے باہر یتیم کے مال کے پاس نہ پھٹکو!

(۱۱) قول وقرار کی پابندی کرو!

(۱۲) ناپ تول میں کمی وبیشی ہرگز نہ کرو!

(۱۳) جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو! وَلَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ.

(۱۴) غرور وتکبر کی چال نہ چلو " وَلَا تَمْشِ فِيْ الْاَرْضِ مَرَحًا".

یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو اللہ نے اپنے نبی پر وحی فرمائی ارشاد باری ہے کہ " جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا" حق آگیا اور باطل مٹ گیا باطل تو دراصل مٹنے والا ہی ہے، اے نبی! میرے بندوں سے کہہ دو کہ بات اس طرح کیا کرو کہ بہتر اور پسندیدہ ہو حضور ﷺ پر نماز تہجد اسی وقت فرض ہوئی، پھر حضرت موسیٰ اور ان کے معجزات اور فرعون کی مخالفت اور اس کے انجام بد کا ذکر ہے، پھر فرمایا گیا کہ قرآن پاک حق کے ساتھ نازل ہوا ہے اور جو اہل علم ہیں تو وہ قرآن سن کر ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن یعنی ان کا سننا ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے سورۂ بنی اسرائیل کے آخر میں فرمایا گیا کہ آپ فرما دیجئے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی شریک سلطنت ہے، اور نہ کسی کمزوری کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار رہے، اور اسکی خوب بڑائی بیان کیجئے۔ اس کے بعد سورۂ کہف شروع ہوتی ہے اس سورۃ میں اصحاب کہف، ملاقات خضر وموسیٰ، اور ذوالقرنین کے

واقعات کا ذکر ہے، آج کی تراویح میں اصحاب کہف اور ملاقات خضر وموسیٰ کا ذکر تلاوت کے مطابق کیا جائیگا، قصہ ذوالقرنین بعد میں بیان ہوگا، (انشاءاللہ)

اصحاب کہف کا واقعہ یہ ہیکہ چند نوجوان اپنے ظالم معاشرہ سے تنگ آ کر بستی سے نکل کھڑے ہوئے اور پہاڑ کے دامن میں ایک غار میں پناہ گزیں ہوگئے اللہ تعالیٰ نے ان پر دراز نیند طاری کردی، غار کے منھ پر ان کا کتا محافظت کرتا رہا برسوں کے بعد جب جابر حکومت تبدیل ہو چکی تھی اور معاشرہ بدل چکا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں نیند سے بیدار فرمایا اور غار کے حالات سے ان کو واقف کیا جس کے بعد اسی غار میں ان پر موت طاری کردی گئی اب وہ قیامت کو اٹھائے جائینگے، اس کے بعد حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا ذکر ہے مشیت الٰہی کا نظام جن مصالح ربی پر چل رہا ہے اس کی قدرت کی نشانیاں موسیٰؑ کو دکھائی گئی حضرت خضر اچھی بھلی کشتیوں کو ناکارہ کر دیتے ہیں پھر اچھے خاصے کودتے کھیلتے لڑکے کو قتل کر دیتے ہیں، اور کچھ ناشکرے کج خلق لوگوں کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دے دیتے ہیں موسیٰؑ سے یہ باتیں برداشت نہیں ہوئی اعتراض فرماتے ہیں۔ بالآخر حضرت خضر مشیت ایزدی سے انھیں آگاہ کر کے ان کی تسلی کر دیتے ہیں اللہ کی طرف سے اس عمل غیبی کا انجام خیر ہے شر نہیں، درمیان سورت میں ارشاد باری ہے کہ ہم نے قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے۔

" وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا"۔ یعنی اللہ کی طرف سے جو ہدایات ان کے پاس آتی ہیں اسمیں جھگڑتے ہیں اور ماننے سے انکار کرتے ہیں، قرآن میں ٹھیک ٹھیک سیدھی سیدھی باتیں ہیں تا کہ عقل رکھنے والے اور آیات میں غور وفکر کرنے والے ہدایت پائیں، منجملہ ان باتوں کے واقعۂ کہف اور واقعۂ خضر وموسیٰ بھی ہیں تا کہ عبرت حاصل کریں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں چشم بینا دل گریاں نصیب فرمائے۔ آمین۔

تیرھویں تراویح

آج کا بیان سولھویں پارے کے شروع سے سترھویں پارے کے ربع تک کی تلاوت پر مبنی ہے، سورۂ کہف میں تیسرا واقعہ ذوالقرنین بادشاہ کا ہے، وہ بڑا صاحب اقتدار اور وسیع سلطنت کا مالک تھالیکن ساتھ ہی نیک اور عادل بھی تھا اس کے دور حکومت میں یاجوج وماجوج کی قومیں فساد اور بدامنی کا باعث بنی ہوئی تھیں، اس نے ان کی روک تھام کیلئے حد فاصل کے طور پر ایک دیوار لوہے اور تانبے کی آمیزش سے تعمیر کرائی لیکن لوگوں کو متنبہ کرایا کہ لوگو! گو یہ دیوار اللہ کی رحمت سے مضبوط اور مستحکم ہے لیکن ہر فانی شی کی طرح یہ بھی فانی اور مٹنے والی شی ہے اس لئے نیک عمل کرو اور بندگی میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ارشاد ہے " فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ الِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا "

اس کے بعد سورۂ مریم شروع ہوتی ہے یہ سورۃ حضرت زکریاؑ کے ذکر سے شروع ہوتی ہے، اللہ نے بڑھاپے کے عالم میں ان کو اولاد عطا فرمائی تھی۔

ان کے بیٹے حضرت یحییٰؑ بہت نرم دل اور بڑی زبردست قوت فیصلہ کے مالک تھے، پھر حضرت مریمؑ کے یہاں بغیر باپ کے معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا ذکر ہے اور بھی کئی پیغمبروں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، مقصود یہ ہیکہ تمام انبیاء ایک ہی دین لیکر آئے تھے اور وہی دین حضور ﷺ لیکر تشریف لائے تھے لیکن نبیوں کے گذر جانے کے بعد امتوں نے اپنے اندر بگاڑ پیدا کرلیا اور مشرک ہوگئیں، یہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے یہ انتہائی گمراہ کن ہے اور اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہے اس کے بعد سورۂ طٰہٰ شروع ہوتی ہے اور ارشاد باری ہیکہ اے نبی! قرآن اس لئے نازل نہیں کیا گیا کہ آپ کو پریشانی میں مبتلا کردیا جائے " مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى " اور نہ یہ کہا گیا کہ نہ ماننے والوں سے منوا کر ہی چھوڑیں

قرآن توبس ایک نصیحت ہے اور یاددہانی کرنے والی کتاب ہے،جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا چاہے وہ سیدھا ہوجائے،موسیٰ اور کوہ طور کا واقعہ موسیٰ اور معجزہ عصا اور ید بیضاء،موسیٰؑ کی فرعون کے گھر میں پرورش کا ذکر،موسیٰؑ کا دربار فرعون میں پہونچنا اور جادوگرں سے مقابلہ کا ذکر،موسیٰ کا شہر سے نکل جانا،فرعون کا تعاقب اور بالآخر اپنے لشکر سمیت غرق ہونا،بنی اسرائیل کا وعدہ خلافیوں اور نافرمانیوں میں حد سے بڑھ جانا،حتیٰ کہ بچھڑے کو خدا بنالینا،قیامت کا ذکر نماز کی تلقین فرما کر اخیر میں فرمایا گیا کہ دنیا میں کافروں کو عیش وعشرت کے جو سامان دئے گئے ہیں ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو! اللہ کی دی ہوئی روزی بہتر اور باقی رہنے والی ہے،سورۂ انبیاء کا آغاز ہوتا ہے اس سورۃ میں مسلسل کئی انبیاء کا تذکرہ ہے اس لئے اس کو سورۃ الانبیاء کہا گیا،روز قیامت اور حساب وکتاب کی تیاری سے غفلت پر تنبیہ کی گئی ہے۔

قرآن کے ذریعہ لوگوں کو ہر قسم کی نصیحت وفہمائش کردی گئی ہے،اب سب اپنا اپنا برا بھلا انجام سونچ لیں،اللہ کے غصہ اور غضب سے بچانے والا کوئی نہیں،فرضی معبود اپنے پوجنے والوں کی کیا مدد کرینگے،قیامت کے دن رتی رتی کا حساب ہوگا اگر رائی برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو وہ بھی تولا جائیگا،اللہ کا عذاب آخری اور فیصلہ کن ہوگا،اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

چودہویں تراویح

آج کا بیان سترہویں پارے کے ربع سے شروع ہوکر اٹھارہویں پارے کے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے، سورۂ انبیاء کی بقیہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک متعدد پیغمبروں کا ذکر فرمایا اور پھر حضور ﷺ کا ذکر مبارک اس خاص وصف کے ساتھ فرمایا ہے کہ اے محمد ﷺ ہم نے تمہیں سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، ارشاد باری ہے " وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ "مضمون توحید پر سورۂ انبیاء کا اختتام ہورہا ہے کہ " قُلْ اِنَّمَا یُوْحیٰ اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ "کہ تمہارا رب معبود ایک ہے سو اس کی بندگی کرو اس کے بعد سورۂ حج کا آغاز ہوتا ہے اس سورۂ شریفہ کی ابتداء بھی قیامت سے فرمائی گئی ہے " یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ " اس سورۃ میں پہلے لوگوں کو کہا گیا ہے اپنے رب سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ ایک بہت بڑی چیز ہے کہ جس روز تم اس زلزلہ کو دیکھو گے تو اس روز یہ حال ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی ہیبت اور دہشت کے مارے اپنے دودھ پیتے کو بھول جائیگی اور حاملہ اپنا دن پورے ہونے سے پہلے اپنا حمل ڈال دیگی، پھر کمزور یقین مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہیکہ اپنے ایمان واعمال میں پختگی پیدا کرو، ورنہ بے یقینی سے تمہاری دنیا وآخرت دونوں برباد ہوجائے گی، جو کھلا خسارہ ہے، اس کے بعد اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اب تمہارا نام مسلم ہے یہی نام حضرت ابراہیمؑ کی امت میں بھی تھا، پھر اس کے بعد بیت اللہ کا ذکر فرمایا گیا ہے اور مطالبہ کی گیا کہ " وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ " اور طواف کریں اس قدیم گھر کا، پھر مناسک حج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہیکہ " وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ " جو کوئی دین خدا کی ان یادگاروں کی عظمت کریگا، یعنی احکام الٰہی کی پوری پابندی کریگا تو ایسا دل کے تقوے سے ہوتا ہے،

پھر حج کے موقع پر جانوروں کی قربانی کے سلسلے میں ارشاد باری ہے کہ " لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَائُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ " جو قربانی تم دیتے ہو اس کا خون اور گوشت ہم تک نہیں پہونچتا ہمارے پاس تو تمہارا تقویٰ اور پرہیز گاری پہونچتی ہے، پھر سورۃ کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو! رکوع کرو! سجدہ کرو! اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو تاکہ تم اپنی فلاح کو پہونچو اور اللہ کے کاموں میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کرنے کا حکم ہے " وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ" تم پر دین میں کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں، تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم رہو، اس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تاکہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ گواہ ہو سو تم نماز کی پابندی رکھو، زکوٰۃ دیتے رہو، اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو وہ تمہارا کارساز ہے، سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار۔ "هُوَ مَوْلٰكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

اس کے بعد سورۂ مؤمنون کا آغاز ان مسلمانوں کے ذکر سے ہوتا ہے جو صحیح عقائد اور ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کی عبادت اس کے احکام کی تعمیل اور تمام انسانوں کے حقوق ادا کرتے ہیں، فرمایا کہ " قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ " عبادت کی ادائیگی خلوص سے کیا کرو، امانتوں اور عہد و پیمان کی حفاظت کرو، بے حیائی کے کاموں سے دور رہو یہی دنیا اور آخرت کی فلاح کی راہ ہے، اوصاف مؤمنین کے ذکر کے بعد اللہ نے اثبات توحید کیلئے ایک کھلی نشانی یعنی تحقیق انسانی کا ذکر فرمایا، اور ہر آسمان زمین پانی نباتات چوپایوں اور ان کے پیٹ سے نکلنے والی چیزیں یعنی دودھ اور اس کے بہت سے فائدے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قدرت کاملہ اور رحمت واسعہ پر استدلال کر کے لوگوں کو دعوت دی تاکہ وہ توحید کا اقرار کرے اور راہ عبادت میں گامزن ہوں، پھر حضرت نوحؑ کا ذکر کر کے فہمائش کی گئی کہ نجات اتباع رسول میں ہے، اہل ایمان غرور سے اپنے اعمال کو ضائع نہیں کرتے ہیں، ان کے دل اس خیال سے کانپتے ہیں انہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے وہ نیکی کے کاموں

میں مسابقت کرتے ہیں، ''اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِیْ الْخَیْرَاتِ وَھُمْ لَھَا سَابِقُوْنَ '' آگے ارشاد باری ہیکہ ہم کسی شخص پر اس کی ہمت سے زیادہ کام کا بار نہیں ڈالتے ،اے نبی! یہ مخالفین اپنی عادت سے باز آنے والے نہیں یہاں تک کہ ان کو موت آجائیگی ،سو اس وقت پچھتانا شروع کرینگے ،مگر یہ آخری وقت کا پچھتاوا کام نہ آئیگا۔اس کے بعد چوبیس نمبر کی سورۃ ہے جو سورۂ نور سے موسوم ہے اس سورۃ میں مسلم معاشرہ کو اخلاقی اقدار عطا فرمائی گئی ، اور معاشرتی ضرورتوں کیلئے اخلاقی وقانونی احکام وہدایات نازل فرمائی ہیں چنانچہ سورۃ کا خلاصہ بارہ نکات میں کیا جا رہا ہے۔

۱) زنا کی سزا خواہ مرد ہو یا عورت سو کوڑے ہیں۔

۲) بدکاروں کا خواہ مرد ہو یا عورت مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے اوران سے نکاح بھی نہ جائے۔

۳) زنا کا بہتان اور ثبوت نہ پیش کرنے کی سزا اسی کوڑے ہیں۔

۴) بیوی اور شوہر میں سے اگر ایک دوسرے پر بدکاری کا الزام لگائے اور ثبوت موجود نہ ہو تو چار مرتبہ اللہ کی قسم کھائیں کہ وہ سچے ہیں اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر وہ جھوٹے ہوں تو ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

۵) نیک مرد نیک عورتوں کیلئے اور نیک عورتیں نیک مردوں کیلئے ہیں۔'' اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ ''اسی طرح خبیث مردوں اور خبیث عورتوں کا ساتھ ہے،تو جو فحش باتوں کی تشہیر کرے وہ لوگ سزا کے مستوجب ہیں۔

۶) جب تک ملزم کے خلاف ثبوت نہ مل جائے وہ بے گناہ سمجھا جائے۔

۷) بغیر اجازت ایک دوسرے کے گھروں میں داخل نہ ہوں۔

۸) مرد بھی اور عورتیں بھی نہ ایک دوسرے کو گھور گھور کر دیکھے اور نہ تاک جھانک کرے۔

۹) عورتیں سنگھار کر کے نامحرموں کے سامنے نہ آئیں اور ان کو اپنا سینہ ڈھانک کر رکھنا

چاہیئے۔

۱۰) اور اسلام میں مجرد زندگی ناپسند ہے۔

۱۱) خلوت کے اوقات میں گھروں کے اندر کمروں میں بڑے تو کیا بچے بھی داخل نہ ہوں

۱۲) اپاہج اور معذور آدمی اگر کھانے کی چیز کسی کے یہاں سے بغیر اجازت کھالے تو اس کا شمار چوری اور خیانت میں نہ ہوگا۔

اور پھر دوسرے رکوع میں واقعۂ افک ہے جسمیں منافقین نے حضور ﷺ کو تکلیف پہونچانے کیلئے حضرت بی بی عائشہ صدیقہؓ کی بہتان تراشی کی تھی جس کی اللہ نے سورۂ نور میں تردید فرمائی ہے، اور بے ہودہ بکواس کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے، اور تنبیہ فرمائی کہ اگر تم مؤمن ہو تو آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات اسلامیہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور بدکاری فحش کاری بدنظری تعصب بہتان تراشی جیسی معصیت سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ

روزہ (گناہوں و شیاطین سے) ڈھال ہے

جب تک کہ وہ اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(النسائی وابن ماجه)

پندرہویں تراویح

آج کا بیان اٹھارہویں پارے کے نصف سے انیسویں پارے کے ثلث تک کی تلاوت پر مشتمل ہے پہلے مؤمنوں کو خطاب کر کے کہا گیا کہ تم شیطان کے نقش قدم پر مت چلو جو شیطان کے نقش قدم کی اتباع کرے گا تو وہ بے حیائی اور نا معقول ہی کام کرنے کو کہے گا۔

پھر فرمایا کہ ہم نے تم لوگوں کی ہدایت کے واسطے تمہارے پاس واضح احکامات بھیجے ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذرے ہیں ان کی بعض حکایات اور خدا سے ڈرنے والوں کیلئے نصیحت کی باتیں بھیجیں ہیں ارشاد ربانی ہے۔ " وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلاً مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ "۔

اللہ تو زمین اور آسمان کا نور ہے، مومن تو وہی ہے جو اللہ کے نور کو اپنے لئے رہنمائی سمجھے اور دل سے رسول کی اتباع کرے، رسول کی مخالفت تم کو کسی فتنہ میں گرفتار کر سکتی ہے۔

اب سورۂ فرقان شروع ہوتی ہے جس کے آغاز میں فرمایا گیا کہ بڑی عالیشان ہے وہ ذات جس نے یہ فیصلہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اپنے خاص بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تا کہ وہ تمام دنیا جہاں والوں کیلئے ایمان نہ لانے کی صورت میں عذاب الٰہی سے ڈرانے والے ہوں، اخیر میں ارشاد باری یہ ہے کہ اے نبی ﷺ تمہارا رب تمہاری مدد کیلئے کافی ہے، آپ لوگوں سے کہدیں کہ میں تبلیغ دین کی تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو بس یہ ہے کہ تم سیدھا راستہ اختیار کرو اور ایک ایسے بندے بنو جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں جہالت کے کاموں سے بچتے ہیں اور اگر کوئی جاہل ان کے منہ آئے تو اس کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔ "وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَاماً "۔

مومن کیلئے اعلیٰ اجر مقدر ہے اور جھٹلانے والوں کو اتنی سخت سزا ملے گی کہ جان چھڑانی مشکل ہوگی ،اس کے بعد سورۂ شعراء شروع ہوتی ہے جس میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ، حضرت ابراہیمؑ کی دعوتِ اسلامی قوم نوح، وعاد، وثمود کی سرکشی اور ہلاکت کم ناپنے تولنے والوں کا انجام بدشاعروں کی ہرزہ سرائی اور پریشان خیالی اور بعض سیئات کا ذکر ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے نبی اگر کچھ لوگ ایمان نہیں لاتے تو تم ان کے غم میں اپنی جان کو مت گھلاؤ! بے شک ہم ایسی نشانیاں نازل کرسکتے ہیں جن کے آگے منکروں کی گردنیں جھک جائیں گے لیکن چونکہ یہ لوگ حق کو اب جھٹلا چکے ہیں اس لئے انھیں اپنے کیئے کی سزا عنقریب مل جائیگی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ اور دیگر کئی انبیاء مثلاً حضرت ابراہیمؑ،حضرت نوحؑ ،حضرت ہودؑ،حضرت صالحؑ ،حضرت لوطؑ ،حضرت شعیبؑ،تقریباً سات واقعات کا ذکر فرماتے ہیں، کیونکہ ہر واقعہ میں رہنمائی اور ہدایت پانے والوں کیلئے نشانیاں ہیں لیکن منکروں میں سے اکثر نہیں مانتے انھیں جلد اس چیز کی حقیقت معلوم ہوجائے گی جس کا وہ مزاق اڑا رہے ہیں، قرآن حکیم کو کیوں نہیں دیکھتے جو خود ان کی زبان میں نازل فرمایا گیا۔اے مخاطبو! کیا تم کو نبی ﷺ اور انکے ساتھی ایسے ہی نظر آتے ہیں جیسے شاعر اور انکے ساتھی ہوتے ہیں کیا واقعی قرآن مجید تم کو کسی جن یا شاعر کا کلام معلوم ہوتا ہے؟ شاعروں کی پیروی تو بھکے ہوئے لوگ کرتے ہیں، اے لوگو کیا تم نہیں دیکھتے کہ شعراء تو ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔

” وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُوْنَ الْغَاوٗنَ ،اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ، وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ “.

ہاں بلکہ ان شعراء میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے یعنی خلاف شرع نہ ان کا قول ہے نہ فعل اور ان کے اشعار میں بے ہودہ مضامین نہیں ہیں اور انھوں نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا ہے تو ایسے لوگ مستثنیات میں سے ہیں اسی پر سورۂ شعراء کا اختتام اور بعد ازاں سورۂ نمل کا آغاز ہورہا ہے ،سورۂ نمل کا آج ایک رکوع تلاوت کیا گیا ہے، پوری سورۃ میں قرآن

ہدایت وخوشخبری ہے اہل ایمان کیلئے اس مناسبت سے حضرت موسیٰؑ کی پیغمبری مل جانے کا ذکر حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا تذکرہ اور قوم ثمود ولوط پر عذاب آنے کا ذکر ہے چنانچہ پہلے رکوع میں ارشاد ہیکہ قرآن مجید سر چشمۂ ہدایت اور مخزن بشارت ہے ایمان لانے والوں کیلئے ۔ " تِلْکَ آیَاتُ الْقُرْآنِ وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ. ھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ " مؤمن وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں جوزکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں ہم نے منکرین کے اعمال ان کی اپنی نظر میں مرغوب بنادیئے ہیں تاکہ وہ جہل مرکب میں مبتلا ہوکر مستقل خسارے میں رہیں۔

" اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَھُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ " وہ بلاشبہ قرآن مجید ایک حکیم اور علیم ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔"وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْآنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ " اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں آپ کو اتباع نبوی کا ذوق سلیم نصیب فرمائے۔ ہر نافرمانی سے عموماً اور خصوصاً ایسی نافرمانی سے حفاظت فرمائے جو قوموں اور بستیوں بلکہ ملکوں کی تباہی اور عذاب کا سبب بنی، قرآن کریم کو سر چشمۂ ہدایت اور دستور ہدایت ماننے کی توفیق صالح نصیب فرمائے۔ آمین۔
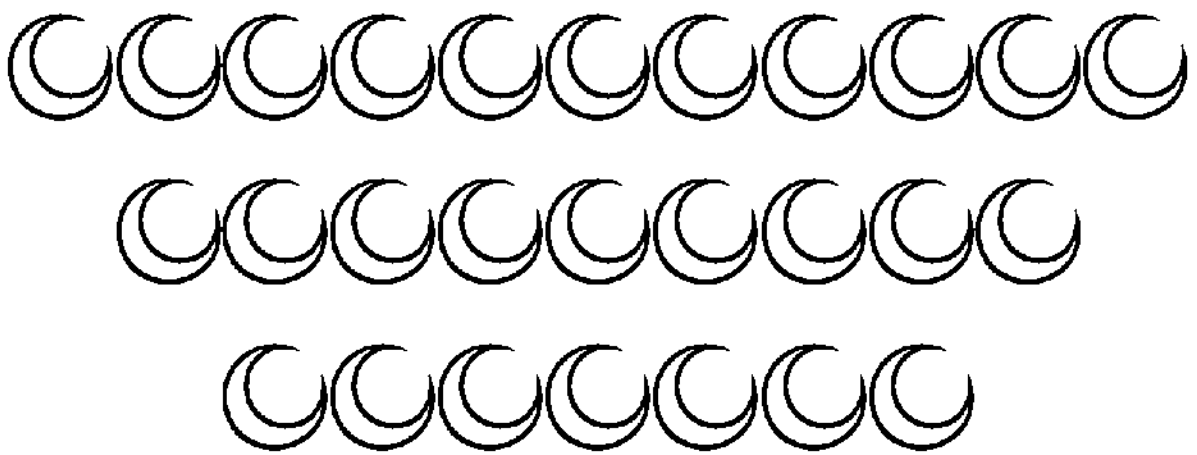
سولھویں تراویح

آج کی تراویح میں انیسویں پارے کے ثلث سے بیسویں پارے کے اختتام تک کی تلاوت ہوئی ہے، سورۂ نمل میں اللہ نے تفصیل کے ساتھ حضرت داؤدؑ وسلیمانؑ کا ذکر بایں الفاظ شروع فرمایا ہے، " وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا " اللہ نے خصوصیت کے ساتھ انھیں جانوروں کی بولیوں کی سمجھ عطا فرمائی تھی، " عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ " اس طرح جنات، اور انسان اور پرندوں پر پورا پورا قابو عطا فرمایا تھا۔ ان واقعات میں سمجھداروں کیلئے اللہ کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔ ارشاد باری ہیکہ اے نبی! لوگوں کو بتلا دیجئے کہ اللہ کے سوا زمین اور آسمانوں میں کسی کو غیب کا علم نہیں ہے اور یہ بات صرف اللہ کے علم میں ہیکہ لوگ کب اٹھائے جائینگے، ارشاد باری صاف صاف ہیکہ " قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ " کفار کے دل سے آخرت کا یقین ختم ہو گیا ہے اور وہ حقیقت کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں " بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا " بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کے سینے میں کیا چھپا ہوا ہے " وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ " پھر آخر سورۃ میں قیام قیامت کی منظر کشی بڑی عبرت آمیز انداز میں فرمائی گئی ہے، کہ جس دن صور پھونکا جائیگا تو سب گھبرا جائینگے، اور سب اللہ کے سامنے دبے جھکے حاضر ہونگے۔" وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ " اور پہاڑ بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھرینگے، یہ بات بالکل یقینی ہیکہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب افعال کی پوری پوری خبر ہے، اور جو شخص نیکی کریگا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملیگا اور جو کوئی برائی کریگا وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالا جائیگا، " وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ " پھر حضور کو مخاطب کر کے کہا جا رہا ہے کہ " وَمَا رَبُّكَ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ " کہ تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ پھر سورۂ قصص کی ابتدا ہو رہی ہے جسمیں حضرت موسیٰؑ کی بعثت، فرعون کی ہلاکت کا پورا واقعہ پھر قارون کی بے پایاں دولت اس کا غرور وتکبر پھر اس کا مع اپنی تمام دولت کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم یہ معلومات آپ کو اس لئے پہونچاتے ہیں کہ آپ نافرمانوں کو متنبہ کردیں شاید کہ وہ ہوش میں آجائیں، اور ایمان لے آئیں، ورنہ اپنی بداعمالی کے بدولت ضرور وہ کسی وبال میں گرفتار ہو جائینگے۔ منکرین کی بڑے اچھوتے اور انکے انداز میں فہمائش کی گئی کہ اے نبی آپ ان منکرین سے پوچھئے کہ انھوں نے کبھی اس حقیقت پر غور کیا کہ اللہ تعالیٰ اگر ہمیشہ کیلئے ان پر رات کی تاریکی طاری فرمادیں، تو اللہ کے سوا ہے کوئی جو ان کو اس تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آئے، اسلوب قرآن ملاحظہ ہو۔
" قُلۡ اَرَئَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ" اسی طرح اس کے برعکس اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ دن کی روشنی کو برقرار رکھے تو اللہ کے سوا کون ہے جو انہیں سکون بخش رات نصیب کرے، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے دن اور رات بنائے تاکہ روزی تلاش کرے اور سکون حاصل کرے، اور اپنے رب کے شکر گذار بندے بنیں، اے نبی لوگوں کی ہدایت کا کام انجام دیتے رہیں! اور مخالفین کی مزاحمت کی فکر نہ کریں دنیا کی ہر شئی فانی ہے، اسی مناسبت سے واقعۂ قارون کو عبرت پذیری کیلئے پیش فرمایا گیا کہ وہ مال ومتاع کی کثرت کے سبب مغرور ہو گیا تھا، حالانکہ اس کی برادری نے اس کو وعظ ونصیحت کی کہ تو اس مال ودولت پر نہ اترا، اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا، "اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡفَرِحِیۡنَ "۔

ایک بار قارون اپنی تمام تر آرائش وزیبائش کے ساتھ اپنی برادری کے لوگوں کے سامنے نکلا چنانچہ اس کی حالت دیکھ کر دنیا پرست اور ہائے دنیا کے خوگر بول اٹھے کہ " یٰلَیۡتَ لَنَا مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ قَارُوۡنُ " جس کا حاصل یہ ہیکہ کیا خوب ہوتا کہ ہم کو بھی وہ سازوسامان

ومتاع ملا ہوتا جیسا کہ قارون کو ملا ہے، لیکن اس کے بالمقابل جن لوگوں کو دینی فہم عطا ہوا تھا وہ ان حریص لوگوں سے کہنے لگے اے لوگو! تم اس دنیائے فانی پر فریفتہ ہوتے ہو؟ حالانکہ اللہ کے گھر کا ثواب اس سے ہزار درجے بہتر ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے قارون اور اسکے تکبر اور حقوق واجبہ کی ادائیگی کے انکار کے سبب زمین میں دھنسا دیا اور اس کے کبر ونخوت کو چکنا چور کر دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ باقی ہے اور اس کے علاوہ سب فانی ہے، چنانچہ مضمون توحید پر سورۃ کی تکمیل فرمائی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پکارو! اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے، اللہ باقی ہے اور اسکے علاوہ سب فانی ہے اس کی فرمانروائی ہر جگہ ہے سب کو اس کی طرف لوٹنا ہے، " وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ " اس کے بعد سورۂ عنکبوت شروع ہوتی ہے جس مین مخلصین مؤمنین اور منافقین صادقین اور کاذبین کے درمیان فرق بڑے حسین پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے اور انبیاء سابقین کا تذکرہ بھی ہے، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے کہ کیا لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان کے صرف یہ کہہ دینے سے کہ وہ ایمان لے آئے ہیں ہم ان کی آزمائش نہیں کرینگے۔ "اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ " لوگو! تم پر صبر کا وقت آتا ہے تو وہ تمہارے صبر وتحمل کا امتحان ہوتا ہے، اس طرح ہم اہل ایمان کو بھی جان لیتے ہیں اور جھوٹوں کو بھی پرکھ لیتے ہیں، یہ سچ اور حق ہے کہ ہم نے تمہیں ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اگر وہ تمہیں شرک پر مجبور کریں اور تمہارے ایمان میں خلل ڈالیں تو تم ان کا کہا مت مانو ارشاد نبوی بھی ایسا ہی ہے۔ "لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ "، کافر مؤمنوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے طریق کی پیروی کرو ہم تمہارے گناہ سمیٹ لینگے۔ " وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ " وہ جھوٹے ہیں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اس کے بعد والے رکوع میں حضرت نوحؑ کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ وہ نو سو پچاس برس تک اپنی امت کے درمیان فرائض پیغمبری ادا کرتے رہے مگر قوم نافرمان تھی اور بالآخر عذاب طوفان میں

مبتلا ہو کر ہلاک ہوگئی۔اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ ،حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ کی امتوں کی ہلاکتوں کا ذکر ہے،ان کی گمراہی بداعمالی اور فحش حرکات کی وجہ سے عذاب الٰہی نازل ہوا اور ہلاکت کا سبب بنے ان واقعات میں مؤمنین اور عقل رکھنے والوں کیلئے نصیحت ہے "اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَآ یَةً لِّلۡمُوۡمِنِیۡنَ " اللہ تعالیٰ خوف الٰہی کی دولت سے مالا مال فرمائے تواضع انکساری عجز فروتنی سے ہمکنار فرمائے تکبر وفخر ومباہات سے حفاظت فرمائے، دولت توحید سے سرشار فرمائے عذاب سے حفاظت فرمائے،مقام ابتلاء وامتحان میں صبر وثابت قدمی نصیب فرمائے۔ آمین۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ الْمُعْتَکِفِ
هُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ وَیَجْرِیْ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ
کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّهَا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں
ارشاد فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے
اور اس کیلئے (معتکف کے باہر کی نیکیاں) اتنی ہی
لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کیلئے۔

(مشکوٰۃ شریف)

سترہویں تراویح

اب تک سوا پارے کی ترتیب سے ۲۰/ پارے الحمد للہ مکمل ہوئے، اب آج سے ایک پارہ تراویح میں سنایا جارہا ہے، چنانچہ آج کا خلاصہ ۲۱/ویں پارے پر مشتمل ہے جو سورۂ عنکبوت کے آخری تین رکوع، سورۂ روم، سورۂ لقمان، سورہ سجدہ، اور سورۂ احزاب کے ابتدائی تین رکوع پر مشتمل ہے گویا کل ۱۹/ رکوع تلاوت کیے گئے۔

ارشاد ربانی " اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ " اے نبی! تلاوت قرآن مجید کیجئے اور نماز قائم کیا کیجئے بلاشبہ نماز فحش باتوں اور برے کاموں سے روکتی ہے اہل کتاب سے مباحثہ میں خوش اسلوبی اختیار کریں تا کہ آپ کی بات ان کے دل میں اتر جائے، اور ان سے کہیے کہ اے اہل کتاب! ہم جس طرح اپنی کتاب ایمان رکھتے ہیں اسی طرح تمہاری کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے اے نبی آپ تو پڑھے لکھے نہیں ہیں پھر یہ لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ قرآن آپ نے خود تصنیف کرلیا ہے قرآن تو وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔

ارشاد باری ہے کہ اے میرے وہ بندو! جو ایمان لائے ہو، میری زمین بہت وسیع ہے ڈر اور خوف کی کوئی بات نہیں ہے جہاں چاہو وہاں جا کر میری بندگی کر سکتے ہو۔ " یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ " آخر لوٹ کر تم سب کو میرے ہی پاس آنا ہے آگے چل کر مضمون جنت کو ذکر کرتے ہوئے مسئلہ رزق کو اٹھایا گیا ہے جس میں جد وجہد کرنے والوں کی ہدایت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ " وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ "

اس کے بعد سورۂ روم شروع ہوتی ہے، اللہ کا ارشاد ہے کہ اگرچہ اس وقت ایران کے

خلاف جنگ میں رومیوں کو شکست ہوگئی لیکن چند سال کے اندر وہ پھر غالب آجائینگے اور مسلمانوں کو خوشی نصیب ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بہت سی نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے جن پر غور کر کے انسان توحید الٰہی کے لئے مائل ہو جاتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں عقل والوں کیلئے ہیں، اللہ کا دین سیدھا اور صحیح ہے اس میں تغیر و تبدل نہیں ہے لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے۔

اے لوگو! سود لین دین سے تمہاری دولت بڑھتی نہیں کیونکہ حرام کمائی میں برکت نہیں ہوتی خیر و برکت تو اس مال میں ہوتی ہے جس میں زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔ ”وَمَا أُوتِيتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ“

اے نبی! نہ ماننے والوں کو خواہ تم کسی طرح سمجھاؤ وہ ماننے والے نہیں ان کے دلوں پر جہالت کی مہریں لگادی گئی ہیں، ”كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ“ گویا پوری سورۂ روم میں تین مرکزی مضامین ہیں (۱) مقصد تخلیق موجودات۔(۲) دلائل توحید۔(۳) اسلام ایک فطرت ہے، پھر سورۂ لقمان کا آغاز ہوتا ہے ابتداء میں فرمایا گیا قرآن ہدایت و رحمت ہے نیکی کرنے والوں کیلئے۔ پھر تقابلاً ان کا ذکر کیا گیا ہے جو لہو و لعب کی باتوں کے طلب گار ہیں فرمایا کہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی یاد غافل کرنے والی ہیں، پھر آثار فطرت کے ذریعہ پیغام توحید دیا گیا، پھر لقمان اور لقمان کی دانائی کا ذکر کیا گیا۔ ”وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ“ ہم نے لقمان کو دانائی عطا فرمائی تھی کہ وہ ہمارا شکر گذار بندہ تھا، جو شخص شکر ادا کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کیلئے کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ناشکر گذار کی ناشکری سے بے نیاز ہے، لقمان خود بھی شرک سے پاک تھے اور اس نے اپنی پوری اولاد کو بھی اس لعنت سے بچایا تھا۔ اے لوگو! اللہ کے غضب سے بچو اور روز حساب سے ڈرو جب کوئی باپ اپنے بیٹے کی مدد نہ کر سکے گا غرور کی چال نہ چلو اور لوگوں سے منھ پھیر کر نفرت سے بات نہ کرو اور نرمی سے گفتگو کرو کیونکہ آوازوں میں سب سے کرخت آواز گدھے کی ہوتی ہے، پھر مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات کا ذکر کر کے دوسری مرتبہ توحید کی دعوت دی گئی، آخر سورۃ میں فرمایا گیا کہ

قیامت کب آئے گی اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہی اپنے علم کے موافق مینھ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا عمل کریگا اور یہ بھی کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔" اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ" اللہ ہی سب جاننے والا خبر رکھنے والا ہے اس کے بعد سورۂ سجدہ شروع ہوتی ہے جس میں حقانیت قرآن اور اشرفیت انسان کو خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ یہ کیسی عجیب منطق ہے کہ ہم اس وسیع کائنات کو تو تخلیق کرنے کی قدرت رکھتے ہیں لیکن قرآن کو بقول منکرین نہیں نازل کر سکتے ہیں، تو یہ لوگ حماقت کی وجہ سے اپنے رب کی نشانیوں کے منکر ہو جاتے ہیں، کتنے ظالم ہیں وہ لوگ جن کے پاس ان کے رب کی ہدایت پہونچے اور وہ اس سے منھ پھیرلیں ایسے لوگوں سے ضرور بدلہ لیا جائیگا۔" فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُنْتَظِرُوْنَ "۔

پھر سورۂ احزاب شروع ہوتی ہے، ارشاد خداوندی ہے کہ آپ کافروں اور منکروں کا کہا نہ مانیئے آپ کے پروردگا کی طرف سے جو حکم آپ کو وحی کیا جاتا ہے اس پر چلیئے پھر فرمایا کہ ہم نے کسی شخص کے دل میں دو دل نہیں رکھے اور کسی کی بیوی کو ماں کا درجہ نہیں دیا ہے، اور منھ بولے بیٹے حقیقی بیٹے کے برابر نہیں ہوتے ہیں، منھ بولے بیٹے اپنے اصلی باپ کی نسبت سے پہچانے جانے چاہیئے۔ " اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ " نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں ان سے نکاح حرام ہے۔

جو شخص جہاد کے ڈر سے موت کے ڈر سے بھاگتا ہے اور وہ ایمان سے خالی ہے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ضائع فرمادیگا۔" اُولٰٓئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ " اخیر میں فرمایا گیا کہ اے لوگو! اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں ان کی پیروی کرو۔ " لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ " سچا مومن اللہ تعالیٰ اور آخرت پر پورا پورا یقین رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات اسلامیہ کا خوگر بنائے اللہ تعالیٰ پر توکل، اپنے کو اسلامی ڈھانچہ میں ڈھالنے کی ہمت نصیب فرمائے اور کامل اتباع رسول کی توفیق ہو۔

اٹھارہویں تراویح

آج کی تراویح ۲۲/ویں پارے کی تلاوت پر مشتمل ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج سے رنجیدہ اور ملول ہونے کا واقعہ ارشاد ہے، اے نبی کی بیویو! تمہارا مرتبہ عام عورتوں سے بلند ہے تم بات سیدھی کیا کرو اور زیب زینت کی نمائش نہ کیا کرو اور قرآن وسنت میں جو اللہ کے احکام اور دانائی کی باتیں ہیں انہیں سیکھو یاد کرو اور دوسروں کو سکھاؤ تکلیفیں اٹھا کر اور سختیاں جھیل کر اللہ کے حکموں پر چلنے اور قائم رہنے والوں کی فضیلت کا ذکر ہے عورت ہو یا مرد اللہ کے یہاں کسی کی محنت وکوشش ضائع نہیں کی جاتی پھر عام لوگوں کو خطاب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ محمد ﷺ مردوں میں کسی کے باپ نہیں، اور اللہ کے آخری نبی ہیں ان کے بعد اب اور کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ“ ہم نے اپنے نبی کو ہدایت کا روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے اور ہم اور ہمارے فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو!

اس کے بعد نکاح، طلاق، عدت اور پردے کے بعض معاشرتی احکام نازل فرمائے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ اللہ سے ڈر کر درست اور سیدھی بات کہنے والے کو بہترین اور مقبول عام کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کی اور رسول کی پیروی میں ہی حقیقی کامیابی کا راز پنہاں ہے، جو بوجھ آسمان وزمین اور پہاڑوں سے نہ اٹھ سکتا تھا وہ انسان نے اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھالیا۔ ”اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ“ مشرکین منافقین پر لعنت فرمائی ہے اور اللہ کی صفت مغفرت ورحمت پر اس سورۃ کا اختتام ہوا۔

اس کے بعد سورۂ سبا شروع ہوتی ہے اللہ کی ذات پاک ہر تعریف کے لائق ہے وہ دانا اور باخبر ہے منکرین کی یہ دلیل جہالت پر مبنی ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی سے ان پر اللہ کا

عذاب کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا۔اے نبی ﷺ انہیں خبر دار کر دیجئے کہ اللہ کا عذاب ان پر اتر کر رہے گا وہ بھکے ہوئے ہیں ہم چاہیں تو پچھلی معتوب امتوں کی طرح زمین دوز کر دیں اور ان پر پتھر کی بارش برسائیں ایمان والوں کیلئے اسمیں اللہ کی نشانیاں ہیں۔

گذشتہ انبیاء کے واقعات کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ،ارشاد ہوا ہم نے داودؑ کیلئے لوہے کو نرم بنا دیا تھا کہ وہ اپنے لئے سامان تیار کریں پہاڑ اور پرندان کے تابع کر دیئے تھے،اسی طرح سلیمانؑ کیلئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور ہوا اور تخت کو انکے تابع کر دیا تھا،اہل سبا پر ان کی ناشکری اور کفران نعمت کی بارش میں عذاب نازل کیا اور انھیں سیلاب سے ہلاک کر دیا تھا،اس کے بعد سورۂ فاطر شروع ہوتی ،فرمایا کہ اللہ نے بغیر کسی نموبے کے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں مقرر کیا ہے بعض فرشتوں کے بازو ہیں بعض کے تین اور بعض کے چار ہم جس پر اپنی رحمت کے دروازے کھولدیں انہیں کوئی بند نہیں کر سکتا اور جس پر بند کر دیتے ہیں انہیں کوئی کھول نہیں سکتا۔ " مَایَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا "۔

آگے فرمایا کہ لوگو!تم شیطان کے مکروفریب سے بچو وہ تمہارے بداعمال تم کو خوشنما کر کے دکھاتا ہے تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو،لوگو!تم اپنے مال میں سے جو کچھ بھی خیرات کرتے ہو اللہ تم کو اس کا پورا پورا اجر دیتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ غنی ہے اور تعریف کے لائق ہے،ہاں بے شک تم اللہ کے محتاج ہو اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے اگر وہ لوگوں کو ان کی بداعمالی پر گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک متنفس بھی زندہ باقی نہ رہتا مگر وہ اپنے بندوں کو ایک مقرر وقت تک کیلئے مہلت دیتا ہے۔

اس کے بعد سورۂ یٰسٓ شروع ہوتی ہے اللہ ارشاد فرماتے ہیں اے نبی!ہم نے تمہیں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور تم پر قرآن اس لئے نازل فرمایا گیا ہے کہ تم لوگوں کو ہدایت پہنچا دو ،ہر چند ان میں اکثر ایسے ہیں جن کی عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور انہیں نصیحت کرنا یا نہ کرنا سب برابر ہے،نصیحت اور ہدایت سے تو وہ فائدہ اٹھاتے ہیں جو بن دیکھے اللہ کو مانتے ہیں اور ایسوں کی پیروی کرتے ہیں جو اپنی خدمات کا صلہ نہیں مانگتے،قرآن کا فرمان ہے " اِتَّبِعُوْا مَنْ لَا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ "۔

انیسویں تراویح

آج کا بیان تیئسویں پارے کے متعلق ہے بقیہ سورۂ یٰسین ،سورۂ صافات، سورہ صٓ اور سورۂ زمر کی تلاوت آج کی گئی ہے، ارشاد باری ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

لوگوں کی یہ حالت قابل افسوس ہے کہ ان کے پاس جو پیغمبر بھی آتا ہے یہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں، وہ کیوں بھولتے ہیں کہ کتنی ہی نافرمان امتیں ان سے پہلے ہلاک کی جا چکی ہیں ایک دن سب کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے، " اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ اَنَّھُمْ اِلَیْھِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ. وَاِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ "

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی کتنی ہی تخلیقی نشانیوں کا تذکرہ فرمایا ہے، آخرت کے عذاب سے ڈرایا ہے اور نیک لوگوں کیلئے جنت کے عیش وعشرت کی خوش خبری بایں الفاظ دی گئی ہے کہ " اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ " اہل جنت بے شک اس دن جنت میں خوش دل ہونگے آخر میں ارشاد ہے پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس کے بعد سورۂ صافات شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ ساری کائنات کے مالک ومختار وہی ہیں اور اس کا نظام کائنات شیطانی مداخلت سے محفوظ ہے، روز قیامت منکرین مع اپنے جھوٹے معبودوں کے دوزخ کا ایندھن بنیں گے، مجرموں کی یہی سزا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیلؑ کی قربانی کا ذکر فرمایا گیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا جسمیں باپ اور بیٹا دونوں کامیاب ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک ذبیحہ بدلے میں دے کر حضرت اسماعیلؑ کو بچالیا اور حضرت ابراہیمؑ کی یہ سنت ہمیشہ کیلئے نسلوں میں جاری کردی گئی ہے۔

" وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ " سے حضرت یونسؑ کا واقعہ ہے کہ وہ بغیر اللہ کی

اجازت کے بستی والوں سے خفا ہوکر دریا کے سفر پر چلے گئے تھے ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا ۔پھر مچھلی کے پیٹ میں ہی انھوں نے اللہ کے حضور میں توبہ کی جو قبول ہوئی اور مچھلی نے ان کو خشکی پر اگل دیا۔

اس کے بعد سورۂ ص شروع ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے مشرکین مکہ تکبر اور ضد میں مبتلا تھے کہ انہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا اور باتیں بناتے ہوئے یکبارگی حضور ﷺ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے ، ارشاد ہوا کہ اس میں تعجب کی کون سی بات ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک پیغمبر ان کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔کیا منکرین نہیں سمجھتے کہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی نافرمان قوموں کو ایسی حرکت پر ہلاک کر چکے ہیں ، اے نبی !جو ناروا باتیں یہ منکر بناتے ہیں آپ ان پر صبر کیجئے۔

پھر داودؑ کا واقعہ ذکر فرمایا ہے کہ ان کو اللہ نے بہترین قوت فیصلہ عطا فرمائی تھی انہوں نے ایک تنازعہ کا فیصلہ فرمایا تھا مگر اللہ کی طرف سے ان کا ایک امتحان تھا جس کا فیصلہ کرتے ہی ان کو احساس ہوگیا۔مجبوراسجدے میں گر گئے توبہ کی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

پھر ایوبؑ کی سخت بیماری اور ان کے صبر کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے اسی طرح اور کئی پیغمبروں کے واقعات بیان فرمائے گئے ہیں، آخر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ شیطان کو ہم نے قیامت تک کیلئے مہلت دیدی ہے وہ بہکائے گا ضرور مگر اللہ کے خالص بندے اس کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

اس کے سورۂ زمر شروع ہوتی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو ہدیات نہیں دیتا جو جھوٹے اور کافر ہوں ، اللہ کسی کو اپنا بیٹا نہیں بناتا وہ واحد اور غالب ہے وہ لوگوں سے بے نیاز ہے ہاں اسے شکر گذار بندے پسند ہیں ہر شخص اپنا حساب دے گا اور کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا ،سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے ،قرآن نصیحت اور ہدایت کیلئے نازل فرمایا گیا ہے اور اسمیں ایسے مضامین بیان کئے گئے ہیں جن میں ذرہ سی کجی نہیں تاکہ گمراہ لوگ راہ راست پر آجائیں اور برے انجام سے بچیں۔

بیسویں تراویح

آج کا بیان چوبیسویں پارے کی تلاوت پرمبنی ہے ارشاد ربانی ہے کہ" فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاءَهٗ۔اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ لگائے اور سچی بات کو جھٹلائے ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جھنم ہے اور حق کی تصدیق کرنے والوں کا انعام اللہ کے پاس ہے اپنے بندوں کیلئے اللہ کی مدد کافی ہے۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔

اللہ نے قرآن سب ہی انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل فرمایا ہے جو سیدھی راہ اختیار کرے گا وہ اپنے فائدے کیلئے کریگا، اور جو راہ سے بھٹک جائیگا اس کے بعد بھٹکنے کا وبال خود اسی پر ہوگا، پیغمبر پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

کیا لوگ نہیں جانتے کہ رزق کی تنگی اور کشادگی سب اللہ کی طرف سے ہے، منکرین اب بھی توبہ کرلیں اور اللہ کے فرمانبردار بندے بن جائیں، اللہ غفور رحیم ہے، اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، اس کے بعد سورۂ مؤمن شروع ہوتی ہے، قرآن مقدس خدائے عزیز وعلیم کی طرف سے نازل شدہ ہے، اللہ گناہ بخشنے والے توبہ قبول کرنے والے اور سخت سزا دینے والے ہیں۔قدرت والے ہیں اس کے سواء کوئی خدا نہیں اس کے پاس سب کو جانا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔

آیات قرآنیہ میں کفار جھگڑا کرتے ہیں مسلمانوں کو ان کی وقتی شان وشوکت کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے، کفار بالآخر ہماری گرفت میں آئینگے اور جھنم میں ایندھن بنیں گے۔

اے مسلمانو! تم اللہ کو پکارو اور شرک سے بچے رہو خواہ تمہارا یہ عمل کافروں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے، اللہ اپنے پیغمبروں کو اس لئے بھیجتا ہے کہ لوگ خبردار ہو جائیں اور سخت دن سے

ڈریں جب ان کا سب کیا کرایا ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا جائیگا، وہ انصاف کا دن ہوگا اور ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ پائیگا، کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا، وہاں نافرمانوں کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ شفاعت کرنے والا، اللہ کا فیصلہ بے لاگ ہوگا۔

اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم اپنے پیغمبروں کی بھی اور ان پر ایمان لانے والوں کی بھی اس دنیا میں مدد فرماتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد فرمائیں گے۔" اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ" ۔اس لئے بہتر یہی ہے کہ اے لوگو! اللہ کی پناہ مانگو، یاد رکھو کہ اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح ایمان دار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے مگر لوگ کم ہی سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد سورۂ حٰمٓ السجدہ شروع ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ سمجھداروں کیلئے قرآن مجید اچھے اعمال کی وجہ سے خوش خبری اور بے اعمال کی سزا کا خوف دلانے والی کتاب ہے۔

اے نبی! لوگوں کو بتا دیجئے کہ میں تم ہی جیسا ایک بشر ہوں لیکن فرق یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی وحی نازل فرمائی جاتی ہے جس کی وجہ میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ اللہ واحد ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اسی پر ایمان لاؤ، اپنے برے اعمال سے توبہ کرو، زکوۃ ادا کرو، آخرت پر پورا پورا یقین رکھو، جہاں روز حساب تمہارے تمام اعضاء تمہارے اچھے برے اعمال کی گواہی دیں گے۔

اے مسلمانو! اگر شیطان تمہیں برائی پر اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو وہ سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ ہی جانتا ہے، عبادت کے لائق صرف اسکی ذات پاک ہے۔

اکیسویں تراویح

آج کا بیان پچیسویں پارے کی تلاوت کے متعلق ہے ارشاد حق جل مجدہ ہے کہ قیامت کا علم کہ وہ کب آئیگی صرف اللہ کو ہے انسان کیسا ناشکرا ہے جب اللہ اسے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے تو یہ غرور کرکے اکڑ کے چلنے لگتا ہے اور جب اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں مانگنے لگتا۔'' وَاِذَآ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِيۡضٍ '' جولوگ قیامت کے برپا ہونے کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ یہ حقیقت خوب سمجھ لیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کے بعد سورۂ شوریٰ شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے ہم وحی کے ذریعہ سے پیغمبروں کو اپنی کتاب کا علم دیتے ہیں تو تم شک کرتے ہو اور شرک میں میں مبتلا ہوتے ہو، تو اے مشرکو! تمہارا گناہ اس قدر سنگین ہیکہ اگر آسمان تم پر پھٹ پڑے تو کچھ بعید نہیں، منکرین خبردار رہیں ان کا ٹھکانہ دوزخ میں ہے یہاں ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔آگے ارشاد ہیکہ اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ تبلیغ دین کے کام کی تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، البتہ قرابت داری کا حق ضرور چاہتا ہوں تاکہ ستایا نہ جاؤں، بھلائی کرنے والوں کیلئے بھلائی کا اجر اللہ کے ذمہ ہے جو شخص بھی صبر کرے اور درگذر سے کام لے تو یہ بڑی ہمت اور حوصلہ کی بات ہے کسی بشر کا یہ مرتبہ نہیں کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے، وہ تو وحی کے ذریعہ یا پردے کی اوٹ سے بات فرماتا ہے۔

اس کے بعد سورۂ زخرف شروع ہوتی ہے ارشاد باری ہیکہ مشرک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان کی شرارتوں کی وجہ سے وحی کا نزول رک جائیگا، لیکن اللہ نے شرارت پسندوں کے فتنوں کی وجہ سے نہ کبھی پیغمبر بھیجنے بند کئے اور نہ وحی کا نزول رکا بلکہ الٹا فتنہ پردازوں کو ہلاک کیا گیا، اللہ کے نہ کوئی اولاد ہے، نہ اس کی کائنات میں الگ الگ خدا ہے، نہ اس کے یہاں کوئی ایسا

شفاعت کرنے والا ہے جو جان بوجھ کر گمراہوں کوعذاب سے بچائے اللہ پاک ہے ان سب جاہلانہ نسبتوں سے جو یہ نادان لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں، اس کے بعد سورۂ دخان شروع ہوتی ہے اللہ کا ارشاد ہیکہ ''اِنَّـا اَنـزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنذِرِيْنَ'' ہم نے قرآن مجید کو ایک مبارک رات میں نازل فرمایا یہ ایسی رات ہیکہ جسمیں ہر امر کی بابت حکیمانہ فیصلے صادر فرمائے جاتے ہیں ،قرآن کے سننے اور سمجھنے میں اللہ کی رحمت شامل ہے ،بشرطیکہ لوگ پختہ یقین رکھتے ہوں ہر جگہ اللہ ہی کی بادشاہی ہے ، زندگی اور موت اسی کی طرف سے ہے ، ان لوگوں کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اب جبکہ عذاب نازل ہوگیا تو بلبلا رہے ہیں کہ اگر عذاب دور ہوجائے تو ہم ایمان لے آئینگے۔

اللہ فرماتا ہیکہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر عذاب ٹل بھی جائے تب بھی کفر کرنے لگینگے ، یہ عذاب سے سبق لینے والے نہیں ،فیصلہ کیلئے قیامت کا دن مقرر ہے ، جہاں گنہگاروں کیلئے زقوم (تھور) کے درخت کی غذا ہوگی۔'' اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ . طَعَامُ الْاَثِيْمِ . اور کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا۔

اس کے بعد سورۂ جاثیۃ شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کائنات عالم میں اپنی قدرت کی کتنی ہی نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے ، انسان اور دیگر جانوروں کی تخلیق رات اور دن کا باترتیب آنا جانا زمین میں قوت نمو ، ہواؤں کے رخ کا تبدیل ہونا ، دریاؤں کی روانی پر قابو اور ان میں کشتی رانی ، جو کچھ زمین میں ہے ان سب کو انسان کے کام پر مامور کردینے میں اللہ کی قدرت کی وافر نشانیاں ہیں ، بشرطیکہ لوگ غور کرے۔

پس تعریف اس اللہ ہی کیلئے ہے جو زمین وآسمانوں کا مالک ہے اور سارے جہانوں کا پروردگار ہے وہ غالب بھی ہے اور دانا بھی ،فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعَالَمِيْنَ .وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ .

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے کامل معرفت نصیب فرما کر دولت یقین سے مالامال فرمائے آمین۔

بائیسویں تراویح

آج کا بیان ۲۶؍ پارے کی تلاوت کے متعلق ہے اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے کائناتِ عالم کو ایک مقرر مدت تک کیلئے تخلیق فرمایا ہے، نظام کائنات ہمارا حکیمانہ نظام ہے، مگر کافر حق کو جھٹلانے سے باز نہیں آتے۔

ارشاد باری ہے کہ ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں اس کو حمل سے پیدائش تک اور پیدائش سے اس کے سیانے ہونے تک کتنی مشقتیں جھیل کر پالتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی تک پہونچ جاتا ہے، اگر وہ سیدھی راہ پر ہوتا ہے تو اللہ کی نعمتوں کا شکر گذار ہو کر اس کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہوتا ہے اور اللہ اس کے نیک اعمال قبول فرما کر اس کی کمزوریوں کو معاف فرما دیتا ہے جب کہ نافرمان اولاد والدین سے جھگڑتی ہے ایسے لوگوں پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے۔

اس کے بعد اللہ نے جنات کا وہ واقعہ بیان فرمایا ہے جبکہ وہ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے تلاوت قرآن سن کر اپنی قوم کو مژدہ یعنی خوشخبری سنانے گئے۔

اس کے بعد سورۂ محمد شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں جو خود بھی کفر میں مبتلا ہوں، اور دوسروں کو بھی اللہ کے راستے سے روکے، جب کہ ایمان لانے والوں اور دین کی ہدایت پر عمل کرنے والوں کی حالت اللہ سنوار دیتا ہے ارشاد باری ہے کہ ”كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ“۔

پھر جہاد کے متعلق حکم دیا گیا ہیکہ کفار سے اگر مقابلہ ہو جائے تو اس وقت قتال کیا جائے کہ فریق مخالف ہتھیار ڈال دے، حقیقت یہ ہیکہ جو لوگ ایمان لانے اور ہدایت پانے کے بعد جہاد سے گریز کرتے ہیں وہ شیطان کے بہکائے ہوئے ہیں، کیونکہ شیطان لوگوں کو ان کے

برے اعمال اور خوشنما بنا کر دکھاتا ہے، انہیں لمبی عمر کا فریب دیتا ہے، بالآخران کے اعمال اکارت ہوجاتے ہیں، ارشاد ہوتاہیکہ قرآن کی آیات میں غور کرو! تاکہ تمہارے دل و دماغ روشن ہوجائیں۔

اس کے بعد سورۂ فتح شروع ہوتی ہے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے صلح نامہ حدیبیہ کو مسلمانوں کیلئے ایک بڑی فتح ارشاد فرمایا۔ارشاد ہوا جن لوگوں نے نبی کے ہاتھ پر بیعت کی انہوں دراصل خدا سے بیعت کی ہے، البتہ عہد کو توڑنے والے اور جہاد سے منہ موڑنے والے عذاب کے مستحق ہیں، ہاں معذوروں کو معافی ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اوران کے ساتھی آپس میں رحم دل اور کفار کے حق میں نہایت سخت ہیں۔" مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ الخ"

اس کے بعد سورۂ حجرات شروع ہوتی ہے یہ سورۃ مبارکہ اخلاقی تعلیم سے معمور ہے مسلمانوں کو آداب مجلس وخوش گفتاری کی تہذیب سکھلائی گئی ہے خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ نبی کی مجلس اور نبی کے حجرات کے آداب واحترام کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے ورنہ نیک اعمال بھی ضائع ہوجانے کا خطرہ ہے اسی وجہ سے مؤمنوں کو آپس کے معاملات میں بھی تہذیب اخلاق ،نیک دلی، خیر اندیشی، اور خوش گوئی سے کام لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے، غیبت کو مردار کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، اس کے بعد سورۂ ق شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ اے لوگو! ہم تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں، اور ہم نے تمہارا نامۂ اعمال لکھنے کیلئے تم پر دو فرشتے مقرر کر دیئے ہیں، یہ اعمال نامے روز حساب میں پیش ہونگے۔اس کے بعد سورۂ ذاریات شروع ہوتی ہے، پھر ارشاد ہوا کہ قیامت ضرور برپا ہوگی اور کفار اپنے کیئے کی سزا پائینگے، اور پرہیزگار لوگ جنت کی نعمتوں کا لطف حاصل کرینگے، اہل ایمان رات کے تھوڑے حصے میں سوتے ہیں، اور اوقات سحر میں اللہ کی بخشش طلب کرتے ہیں، اور اپنے مال سے مانگنے والے نہ مانگنے والے دونوں کی مدد کرتے ہیں، اس کے بعد کئی پیغمبروں کے واقعات مجملا بیان فرمائے گئے ہیں۔

تیئسویں تراویح

آج کا بیان ستائیسویں پارے کی تلاوت پر مبنی ہے۔ارشاد باری ہے کہ " قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ " پہلے سے حضرت ابراہیمؑ کے فرشتوں کے بشکل انسان آنے کا اور بیٹے اسحاق کی پیدائش کی خوشخبری کا ہے،اب حضرت ابراہیمؑ کے دریافت کرنے پر کہ اے ملائکہ تمہارا مقدمۂ آمد کیا ہے؟ تو جواباً فرشتوں نے کہا کہ ہم مجرمین پر پتھر برسانے کیلئے بھیجے گئے ہیں گویا قوم لوطؑ پر عذاب نازل کرنے پر مامور ہوئے ہیں پھر قوم موسیٰؑ اور فرعون کا ذکر فرمایا گیا اس کے بعد قوم عاد وثمود اور آخر میں قوم نوحؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے،اس کے بعد اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان ہے نیز توحید ورسالت کا اثبات کرنے کے بعد مقصد تخلیق انسانی کو بایں الفاظ تعبیر فرمایا گیا کہ "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ " کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری بندگی کریں،ہم سب کو رزق دینے والے ہیں اور کسی سے بھی ہم رزق کے طالب نہیں،اس کے بعد سورۂ طور شروع ہوتی ہے،منکرین قیامت کو تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ آسمان وزمین لرز رہے ہونگے، پہاڑ اون کی طرح اڑ رہے ہونگے، کفار کو دوزخ کی طرف ڈھکیلا جارہا ہوگا وہ دن جھٹلانے والوں کیلئے سخت عذاب کا دن ہوگا، نادان اپنے نصیحت کرنے والے اور ہدایت چاہنے والے پیغمبر کو دکھ پہونچاتے ہیں، اور ان کے متعلق بے بنیاد باتیں کرتے ہیں ،دراصل منکرین فطرتاً ہیں ہی شریر، اے نبی ﷺ ! آپ صبر کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد سورۂ نجم شروع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبیؐ کے معراج شریف کا واقعہ بیان فرماتے ہیں، کہ پورے سفر میں نہیں بھولے اور نہ بھٹکے،آپ اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب ہوئے کہ صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا، بلکہ اس سے بھی کم، اللہ نے آپ کو ایسی راز و نیاز کی باتیں

کی جس سے کوئی دوسرا شخص واقف نہیں، اللہ کی قدرتی نشانیاں اس یقین کامل کے ساتھ مشاہدہ فرمائی کہ آپ کی چشم مبارک نہ جھپکی اور نہ ادھر ادھر بھٹکی۔

ارشاد باری ہیکہ اے لوگو! تم سفر معراج کی صداقت پر اپنے پیغمبر سے جھگڑتے ہو، یاد رکھو! تمہارا پیغمبر تم تک صرف وہی باتیں پہونچاتا ہے جن کی ہم ان کو وحی فرماتے ہیں، وہ اپنے نطق خواہش سے اپنے منہ سے کوئی بات نہیں نکالتے، " وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوىٰ . اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحىٰ " دل سے باتیں گھڑنا کافروں کی سرشت ہے، ہمارا پیغمبر وہم وگمان پر نہیں چلتا۔

اس کے بعد سورۂ قمر شروع ہوتی ہے حضور پُر نور ﷺ کے معجزۂ شق القمر کو بیان کیا گیا ہے، اور اس واقعہ کو کفار کی شکست کی نشانی قرار دیا گیا ہے، وہ نبی کو جادوگر خیال کرتے ہیں یقیناً وہ اپنی روش کو بدلنے والے نہیں، عنقریب وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے۔

اس کے بعد سورۂ رحمٰن شروع ہوتی ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا بیان ہے، اللہ کی نعمتوں کا ادراک واحساس اور استحضار کروا کر بار بار فرمایا گیا " فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ " نعمت قرآن، نعمت علم، تخلیق آدم اور قوت گویائی کائناتی اور انسان کی نفسی اور آفاقی نعمتوں کا ذکر کر کے منعم یعنی نعمت دینے والے کی پہچان کرائی گئی، انسان کا فانی ہونا اور روز قیامت جزاء وسزا کا ذکر کر کے اللہ کے باقی ہونے کو فرمایا گیا، " وَيَبْقىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ "۔

اسکے بعد سورۂ واقعہ میں قیامت برپا ہونے میں کوئی شک نہیں اس روز نیک لوگوں کے اعمال نامے ان کے سیدھے ہاتھ میں ہونگے اور گنہگاروں کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں ہونگے، بداعمالوں کی غذا جہنم کا زہریلا درخت اور کھولتا ہوا گرم پانی ہوگا، جھٹلانے والے یاد رکھیں کہ قرآن اللہ کی بڑی نعمت ہے اور اس کا مقام بلند وبالا ہے اور وہ لوح محفوظ میں درج ہے " اِنَّهٗ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ . لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ .

اس کے بعد سورۂ حدید شروع ہوتی ہے ارشاد باری ہے کہ کائنات عالم میں جتنی بھی

مخلوق ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے، اللہ غالب ودانا ہے۔اے مسلمانو! خرچ کرنے میں بخل نہ کرو، اللہ کی راہ میں دینا گویا اللہ کو قرض دینا ہے جو دس گنا تم کو واپس ملتا ہے، نیک لوگ نہ نقصان کی صورت میں واویلا کرتے ہیں اور نہ فائدے کی حالت میں اتراتے ہیں اور شیخی مارتے پھرتے ہیں، انہی لوگوں میں اعمال کے اعتبار سے صدیق اور شہید بھی ہوتے ہیں، اہل کتاب خوب سمجھ لیں کہ فضل وکرم صرف اللہ کی اختیاری بات ہے وہ جسے چاہے جتنا عطاء فرمادے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَا نًا وَاحْتِسَابًا

غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص شب قدر میں

ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام (نماز وعبادت) کرے گا

اس کے پچھلے تمام (صغیرہ گناہ) معاف کردئے جائینگے۔

(بخاری ومسلم)

چوبیسویں تراویح

آج کا بیان ۲۸ رویں پارے کی تلاوت پر مشتمل ہے ارشاد باری ہے کبھی کسی حال میں بھی بیوی کو ماں کہہ کر مخاطب کرنا بڑی نامعقول بات ہے۔ جب تک اس حماقت کا مقررہ کفارہ ادانہیں کیا جائیگا بیوی شوہر پر حرام رہیگی، اس کا کفارہ ایک باندی یا غلام کا آزاد کرنا یا دو مہینے متواتر روزے رکھنا، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

اس کے بعد آداب مجلس کی تعلیم دی گئی ہے کہ آپس کی سرگوشیوں میں پیغمبرؐ کی مخالفت اور گناہ وزیادتی کی باتیں نہ کیا کریں۔ کانا پھوسی اور سازش شیطانی فعل ہے محفل کی نشست و برخاست میں آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

اس کے بعد سورۂ حشر شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ سچے اور ایماندار وہ لوگ ہیں جو اپنے پیغمبر اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں اور باوجود خود حاجتمند ہونے کے اس کی دستگیری پر اپنا دل تنگ نہیں کرتے بلکہ خوش دل رہتے ہیں، برخلاف منافقوں کے کہ یہ لوگ شیطان جیسی فطرت کا مظاہرہ کرتے ہیں، پہلے بداعمالی کی ترغیب دیتے ہیں پھر یہ کہہ کر دور ہٹ جاتے ہیں، کہ اے گمراہو! اب ہم سے تمہارا کوئی سروکار نہیں تم جانو اور تمہارے اعمال، لوگو! قرآن سے نصیحت حاصل کرو، اگر یہ صحیفہ پہاڑ پر بھی نازل کیا جاتا تو وہ خوف سے ریزہ ریزہ ہوجاتا۔

اس کے بعد سورۂ ممتحنہ شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ اب ہجرت کرنے کے بعد کفار مکہ سے خفیہ نامہ و پیغام جاری مت کرو، وہ دشمن دین ہیں ہرگز تمہارے دوست نہیں بن سکتے، کافر پر اعتبار کرنا غلط ہے کیونکہ وہ تمہارے دوبارہ کافر بن جانے میں دلچسپی رکھتے ہیں، پاک صاف مؤمن عورتیں اگر ہجرت کر کے آئیں تو بعد آزمائش ان کو اپنے معاشرے میں داخل کرلو، ورنہ

کفار کی طرف ان کو واپس کر دو۔

اس کے بعد سورۂ صف شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ اے مؤمنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ " یآاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ " خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ خدا کے محبوب بندے تو وہ ہیں جو سیسہ پلائی دیوار کی طرح جم کر جہاد میں ثابت قدم رہتے ہیں، اس بشارت کا ذکر ہے جو عیسیٰؑ نے حضور ﷺ کے ظہور قدسی اور ان کے اسم مبارک احمد کے بارے میں دی تھی۔ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو یقین دلاتا ہے کہ کافر اللہ کے چراغ کی روشنی کو پھونکیں مار مار کر بجھا نہیں سکتے، مؤمنو! عنقریب تمہیں فتح نصیب ہوگی۔

اس کے بعد سورۂ جمعہ شروع ہوتی ہے بڑے اہتمام کے ساتھ ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ اے مؤمنو! جمعہ کی اذان سننے کے بعد نماز میں شامل ہونے کی جلدی کیا کرو، اور خرید و فروخت کا کام بند کر دیا کرو، نماز جمعہ سے فارغ ہو کر بے شک اپنی روزی کمانے میں مشغول ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اس کے بعد سورۂ منافقون شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ اللہ ہی نے تم سب کو پیدا فرمایا پھر تم سب میں کوئی کافر ہے کوئی مؤمن اور تمہاری عورتیں اور تمہاری اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچتے رہو، ہاں اگر وہ راہِ راست پر آجائیں تو انہیں معاف کر دو، بے شک تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی چیز ہے۔

اس کے بعد سورۂ طلاق کا آغاز ہوتا ہے، ارشاد ہوا کہ اگر عورتوں کو طلاق دینا ہو تو ان کی پاک حالت میں ان کو طلاق دو اور عدت کی مدت کا حساب رکھو، دوران عدت ان کا باہر نکلنا بے حیائی ہے، عدت کی مدت تین مہینہ ہیں اور حاملہ کی مدت وضع حمل ہے، حاملہ مطلقہ عورت کو وضع حمل تک خرچ دینا شوہر کے ذمہ ہے۔

اس کے بعد سورۂ تحریم شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ اے نبی! بیویوں کی خاطر سے آپ اللہ کی

نعمتوں کو ترک نہ کریں، اور عہد کرنا قسم کے برابر ہے جس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا اسی طرح پیغمبروں کی بیویوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اگر پیغمبر کو تکلیف پہچانے کی کوشش کی گئی تو پیغمبر کی مدد کیلئے اللہ اور جبرئیل امین اور نیک کردار مسلمان موجود ہیں۔

افطار کے وقت کی مشہور دعا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ۔

اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا،

اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا،

اور تیرے رزق سے میں نے افطار کیا،

چنانچہ میری جانب سے اس کو قبول فرمالیجئے!

پچیسویں تراویح

آج کا بیان ۲۹ رویں پارے کے متعلق ہے سورۂ ملک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم جو بے شمار نعمتیں انسان کو عطا کی ہیں وہ اگر ہم واپس لے لیں تو پھر کون ہے جو یہ نعمتیں اس کو دوبارہ دلا دے۔ اسلئے اے لوگو! خدا ہی پر بھروسہ رکھو موت وحیات خدا کے قبضے میں ہے۔
" اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً "

پھر سورۂ قلم میں فرمایا کہ اے نبی! آپ پر اللہ کا بڑا فضل وکرم ہے کہ اس نے آپ کو اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز کیا ہے، "وَاِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْمٍ "۔ آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کیجئے اور یونس کی طرح ہم غصہ میں نہ پکاریئے۔" فَاصْبِرْ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ "، منکرین آخرت کیلئے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

پھر سورۂ حاقہ میں قیامت کی ہولناکی کی منظر کشی کی گئی۔" اَلْحَآقَّۃُ. مَا الْحَآقَّۃُ. وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْحَآقَّۃُ. "۔ منکرین کیلئے سخت سزا کی وعید متقیوں کیلئے جزاء خیر کی خوشخبری ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن برحق اور قابل یقین کتاب ہے۔" تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ " یہ کتاب نہ کسی شاعر کا کلام ہے اور نہ کسی کاہن کی خود ساختہ تصنیف مگر لوگ کم ہی ایمان لاتے ہیں

پھر سورۂ معارج شروع ہوتی ہے ارشاد فرمایا گیا، انسان بہت کم ہمت پیدا ہوا ہے تکلیف میں بے چین ہوجاتا ہے اور آسائش میں بخیل بن جاتا ہے۔" اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا " روز قیامت کا ذکر انسان کا ناشکرا پن بیان کیا گیا ہے جو لوگ مال جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وہ آخرت کے عذاب سے بے پرواہ نہ رہیں جبکہ دوزخ کی آگ ان کی کھال کو ادھیڑ ڈالے گی۔

اس کے بعد سورۂ نوح میں ارشاد فرمایا گیا کہ نوحؑ نے کس طرح اپنی قوم کو ہدایت کی

لیکن بداعمال لوگوں نے نہ نصیحت حاصل کی اور نہ نوحؑ کو جھٹلانے سے باز آئے۔ بالآخر انہوں نے قوم کے حق میں بد دعا کی اور لوگوں کو ایک سخت طوفان نے آلیا، تب بجز ایمان والوں کے پوری قوم غرق ہوگئی۔

پھر سورۂ جن شروع ہوتی ہے، جنوں کی ایک جماعت کا ذکر فرمایا ہے جنہوں نے قرآن مجید کو سن کر کہا کہ قرآن تو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، جنات قرآن پر ایمان لے آئے اور توحید رب العالمین کا اقرار کرلیا ارشاد باری ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ ”عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا“ البتہ وہ جس پیغمبر کو چاہتا ہے غیب کی باتیں وحی کر دیتا ہے۔

اس کے بعد سورۂ مزمل شروع ہوتی ہے، حضور ﷺ کو کملی والے کے لقب سے خطاب فرما کر ہدایت کی ہے کہ آپ نصف شب یا کم وبیش شب بیداری کیا کریں اور تلاوت قرآن ٹھہر ٹھہر کر کیا کریں، رات کی عبادت تزکیۂ نفس کیلئے بڑا ذریعہ ہے اور یہ عبادت مقبول بارگاہ ہوتی ہے، نماز، زکوٰۃ، اور خیرات جاری رکھیں جو نیک عمل آگے بھیجا جائیگا وہی آخرت میں کام آئیگا۔

پھر سورۂ مدثر میں حضور ﷺ کو کملی والے کے لقب سے خطاب کر کے فرمایا گیا کہ اٹھو اور تبلیغ دین کا کام شروع کرو اپنے رب کی کبریائی اور بزرگی بیان کرو! اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے بچو! احسان کر کے اس کے صلہ کی خواہش نہ کرو! اور صبر سے کام لو! قرآن بے شک نصیحت کی کتاب ہے لیکن اس سے صرف وہ لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں جنہیں اللہ ہدایت پانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اس کے بعد سورۂ قیامہ کا آغاز ہوتا ہے، ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا ہے تو آپ اس کو یاد کرنے کی کوشش میں دوھرانے میں مشغول نہ ہو جایا کریں بلکہ اس کو غور سے سنا کریں، قرآن کو آپ کے حافظہ میں محفوظ رکھنا اللہ کی ذمہ داری ہے۔

اس کے بعد سورۂ دہر شروع ہوتی ہے، ارشاد ہوا کہ ہم نے انسان کو تخلیق کر کے اس کو

اچھے برے کی تمیز دی، اب وہ خوب شکر گذار بندہ بنے یا ناشکرا رہے۔ کافروں کیلئے عذاب جہنم ہے اور نیکو کاروں کیلئے بہشت کا ابدی عیش۔

نیک لوگ باوجود خود بھی حاجت مند ہونے کے بھوکوں فقیروں اور مسکینوں کی مدد کرتے ہیں، یہ سب کچھ وہ اللہ کی رضا کیلئے کرتے ہیں، بدلے اور شکر کیلئے نہیں کرتے۔

اس کے بعد سورۂ مرسلات میں ارشاد ہوا کہ قیامت برپا ہو کر رہے گی وہ فیصلہ کا دن ہوگا، جھٹلانے والے کب تک نہ بلاسکیں گے پس جو چاہے اللہ کا مطیع بنے اور جسے بدبختی نے گھیر لیا ہو وہ نافرمانی میں مبتلا رہے، ہر شخص اپنے اعمال کا صلہ پائے گا۔

افطار سے پہلے اس دعا کا ورد رکھنا چاہیئے

اَللّٰھُمَّ یَا وَاسِعَ الْفَضْلِ اِغْفِرْلِیْ۔

اے وسیع فضل والے

میری مغفرت فرما دیجئے!

چھبیسویں تراویح

آج کا بیان ۳۰ ر پارے کے پہلے نصف تک کی تلاوت پر مشتمل ہے۔سورۂ نبأ میں ارشاد باری ہے کہ منکرین اور تکذیب کرنے والوں کیلئے دوزخ کا عذاب تیار ہے،صور پھونکا جائیگا تو آسمان میں راستے بن جائینگے،جن میں سے لوگوں کا ہجوم گذر کر میدان حشر میں جمع ہوگا، اعمال نامے پیش ہونگے ،اور جزاء وسزا کا فیصلہ ہوگا۔

سورۂ نازعات میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن کی درازی کو دیکھ کر لوگ دنیا کی زندگی کے وقفہ کو صرف صبح وشام کی مدت خیال کریں گے، قیامت کی ہولنا کی لوگوں کے دل ہلا دے گی، اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا اور پچھتائے گا کیونکہ دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے نکال کر رکھ دی جائیگی۔اے نبی! مالدار اور صاحب اقتدار لوگ بے پرواہ اور مغرور ہوتے ہیں اسلئے ان میں نصیحت حاصل کرنے کی صلاحیت کم ہی ہوتی ہے۔ایسے لوگوں کے مقابلے میں غریب ومسکین لوگ جلد ہدایت پالیتے ہیں اس لئے اے نبی! آپ ڈرنے والوں کی طرف توجہ دیں کہ وہ پاکیزگی حاصل کریں۔

جب شور قیامت اٹھے گا اس دن ماں باپ بھائی بہن بیوی اور بیٹے کوئی کسی کے کام نہیں آئینگے ہر ایک اپنی فکر میں لگا ہوگا، نیکوکار خوش اور بدکار سیاہ ہونگے،آگے ارشاد باری ہے کہ قرآن فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے یہ شیطان مردود کا کلام نہیں۔اے لوگو! پھر تم کدھر بھٹکے پھر رہے ہو۔

تمہیں سیدھی راہ اختیار کرنی چاہیئے ورنہ قیامت کی ہولنا کیوں سے تم نجات نہیں پاسکتے،کیا معلوم کہ قیامت کی ہولنا کیاں کیا ہیں؟ سنو! اس دن آسمان پھٹ جائیگا، قبریں اکھیڑ دی جائینگی، تارے جھڑ پڑیں گے، اور دریا اور سمندر سب ایک ہوجائینگے، ہر شخص کا کیا دھرا اس

کے سامنے آجائے گا، روز جزاء بہت سخت روز ہوگا، اس روز کوئی کسی کا بھلا نہیں کر سکے گا۔

پھر ارشاد ہوا سورۂ مطففین میں کہ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کیلئے سخت خرابی ہے، لوگو! اس دن سے ڈرو جب قیامت میں اٹھائے جاؤ گے، اور تمہارے اعمال کا دفتر لکھا ہوا تمہارے سامنے ہوگا، اور بد اعمالی کے نتیجے میں تم دوزخ میں داخل کئے جاؤ گے، اور اس دن مؤمن کافروں کی ہنسی اڑائیں گے، ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز آسمان پھٹ جائیگا اور زمین چٹیل میدان ہو جائے گی، اور مردے زمین سے نکال کر باہر ڈال دئے جائینگے، ہر طرف اللہ کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہوگی۔

نیک لوگوں کا حساب آسانی سے نمٹ جائیگا جبکہ بدکردار دوزخ میں داخل ہونگے، وہ دنیا کی زندگی میں سمجھتے تھے کہ خدا کی طرف لوٹ کر نہیں جائینگے، ارشاد ہوا کہ جن لوگوں نے مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں پر ظلم کیا اور توبہ بھی نہ کی وہ دوزخ کا عذاب پائینگے، قرآن کو جھٹلانے والو! قرآن ایک عظیم الشان کتاب ہے اور لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔ قرآن حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہے، اے باطل پرستو! تم کو تھوڑی سی مہلت ہے، بہت تھوڑی ارشاد ہوا کہ اے نبی! اپنے رب کی تسبیح کرو اور یقین کرو کہ ہم تمہیں اس طرح قرآن پڑھا دینگے کہ تم اسے بھلا نہیں سکو گے، تم تبلیغ دین میں لگے رہو ہم تمہارے لئے آسانیاں بہم پہونچا دینگے، ہماری کبریائی کے منکروں سے کہہ دو کہ ہماری تخلیقات کی طرف کیوں نہیں دیکھتے۔" اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ .الخ "ہم نے کیسا عجیب جانور اونٹ پیدا کیا اور آسمان کو کتنا بلند بنایا اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑا کیا اور زمین کو ایک فرش کی طرح بچھا دیا یہ سب اس لئے کہ تمہارے کام آئے۔ سمجھدار ہو تو نصیحت پکڑو ضرور ہم تم سے حساب لینگے، پھر ارشاد ہوا کہ تم مال دولت کی لالچ میں ایسے گرفتار ہو کہ میراث کا مال تک غصب کر لیتے ہو، نہ یتیم کی مدد کرتے ہو نہ مسکین کی تمہارا پروردگا تمہاری تاک میں ہے ہم نے انسان کو جسمانی ہمت کے ساتھ ایسی صحیح سمجھ عطا فرمائی ہے کہ وہ بدی سے بچ سکے، اور پرہیزگاری اختیار کر سکے، تو جس نے زمین کو پاک رکھا اس نے

فلاح پائی اور جو نفس پروری میں لگا رہا وہ خسارہ میں رہا، ارشاد ہوا خیرات وصدقات اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دینا چاہیئے نہ کہ احسان کرنے اور حصہ پانے کیلیے ، بے کسوں کی دستگیری کی توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے بخیل و بے پرواہ لوگوں کیلئے آخرت کا عذاب ہے، اے نبی! ہم عنقریب آپ کو ایسی نعمت عطا فرمائینگے کہ آپ خوش ہو جائینگے اگر عطاءِ نعمت میں دیر ہے تو اس سے آپ اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم نے آپ کو بھلا دیا ہے کیا ہم نے ہر کمزور حالت میں آپ کی دستگیری نہیں فرمائی ہے، ہم نے آپ کو روشن ضمیری عطا فرمائی، آپ کی پریشانیاں دور کی اور آپ کا ذکر بلند کیا،'' وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ '' مشکلات کے ساتھ آسانیاں بھی ہوتی ہیں، آپ گھبرائیں نہیں اور اپنے رب کی طرف متوجہ رہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ۔

(مشکوۃ شریف)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

شب قدر کو رمضان المبارک کے اخیری عشرہ

کی طاق راتوں میں تلاش کرو!

ستائیسویں تراویح

آج کا بیان تراویح سورۂ بینہ سے آخر قرآن پاک کی تلاوت پر مشتمل ہے، نیکو کاروں سے اللہ خوش اور اللہ سے نیکو کار خوش وہ تمام مخلوق سے بہتر ہے اور رہ گئے بد کردار تو وہ بدترین خلائق ہیں، روز حساب کو ہم ایسا انصاف کرینگے کہ نہ کسی کی ذرہ بھر نیکی ضائع ہوگی اور نہ کسی کی ذرہ بھر نیکی چھپی رہے گی دراصل انسان ناشکرا ہے، اور وہ اپنی اس کمزوری سے واقف بھی ہے مگر مال کی محبت اسے بے راہ رکھتی ہے، لوگو! قیامت کی ہولنا کیوں سے ڈرو! تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ کیسا عذاب ہے۔

دولت کی ہوس نے تم کو اللہ سے غافل کر دیا ہے قیامت میں تم سے ضرور اس کی باز پرس ہوگی اور تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے بجز نیک لوگوں کے، انسان عام طور پر خسارے میں رہتا ہے، ارشاد ہوا کہ چغلخور اور بخیل دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائینگے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کافر بادشاہ ابرہہ نے خانۂ کعبہ پر ہاتھیوں سے حملہ کیا تو اللہ نے اپنے پرندوں کے ذریعہ سے کنکریاں برسا کر اس کے تمام لاؤ لشکر کو تباہ و برباد کر دیا۔

اے اہل قریش! اب جب کہ ہم تمہارے راستے پُر امن بنا دیئے تو تمہیں شکر گذار ہو کر ہمارا فرمانبردار بن جانا چاہیئے۔

ارشاد ہوا کہ یتیموں اور مسکینوں کو جھڑکنے والے ریاء کار بخیل بد بخت ہیں کیونکہ وہ نماز کی غرض وغایت سے غافل رہتے ہیں۔

اے محمدؐ! آپ دشمنوں کے طعنہ کا اثر نہ لیں، دشمن بے اولاد رہ کر خود گمنام ہو جائینگے، آپ نماز ادا کریں اور قربانی دیں حوض کوثر آپ کیلئے ہمارا عطیہ ہے۔

اس کے بعد سورۂ کافرون میں اللہ نے کافر اور مؤمن کی راہیں الگ الگ متعین

فرمادیں، تاکہ ایک دوسرے سے بیگانہ اور متمیز رہیں۔

فتح مکہ کے بعد فروغ دین اسلام کا ذکر فرما کر حمد رب جلیل کی تلقین فرمائی اور ابولہب اور اسکی بیوی پر اللہ نے لعنت فرمائی، دونوں حضور ﷺ کو بہت ستاتے تھے۔

اس کے سورۂ اخلاص میں ارشاد ہوا کہ اعلان کردو کہ اللہ بس ایک ہے اور بے نیاز ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کے کوئی اولاد ہے، نہ اس کا کوئی ساجھی اور شریک ہے۔

سورۂ فلق میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے کا بیان حضورﷺ پر جادو ہونے ذکر، اور سورۂ ناس میں دلوں کے وسوسوں اور شیطان کے پھسلانے سے پناہ مانگنے کا بیان ہے۔

شب قدر میں کثرت کے ساتھ اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیئے

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے،

معافی کو پسند کرتا ہے، سو تو مجھ کو معاف فرمادے۔

منازل قرآن

سات منزلیں

نمبر منزل	تلاوت نمبر سورت از	تا	سورتوں کے نام از	تا	تعداد سورت
۱	۱	۴	فاتحہ	نسآء	۴
۲	۵	۹	مآئدہ	توبہ	۵
۳	۱۰	۱۶	یونس	نحل	۷
۴	۱۷	۲۵	بنی اسرآئیل	فرقان	۹
۵	۲۶	۳۶	شعرآء	یٰسٓ	۱۱
۶	۳۷	۴۹	صآفات	حجرات	۱۳
۷	۵۰	۱۱۴	قٓ	الناس	۶۵

اعـــــــراب

فتحہ (زبر)	۵۳۲۴۲
کسرہ (زیر)	۳۹۵۸۲
ضمہ (پیش)	۸۸۰۴
مد	۱۷۷۱
تشدید (شد)	۱۲۵۲
نقطے	۱۰۵۶۸۴

حروف ہجا

جو قرآن کریم میں استعمال ہوئے

نمبر شمار	بناوٹ	تلفظ	قرآن میں کتنی بار استعمال ہوا
۱	ا	الف	۴۸۸۷۲
۲	ب	باء	۱۱۲۲۸
۳	ت	تاء	۱۱۹۹
۴	ث	ثاء	۱۲۷۶
۵	ج	جیم	۳۲۷۳
۶	ح	حاء	۹۷۳
۷	خ	خاء	۲۴۱۶
۸	د	دال	۵۶۴۲
۹	ذ	ذال	۴۶۹۷
۱۰	ر	راء	۱۱۷۹۳
۱۱	ز	زاء	۱۵۹۰
۱۲	س	سین	۵۸۹۱
۱۳	ش	شین	۲۲۵۳
۱۴	ص	صاد	۲۰۱۳
۱۵	ض	ضاد	۱۶۰۷

۱۶	ط	طاء	۱۲۷۴
۱۷	ظ	ظاء	۸۴۲
۱۸	ع	عین	۹۲۲۰۰
۱۹	غ	غین	۲۴۰۸
۲۰	ف	فاء	۸۴۹۹
۲۱	ق	قاف	۶۸۱۳
۲۲	ک	کاف	۹۵۲۲
۲۳	ل	لام	۳۴۳۲
۲۴	م	میم	۲۶۵۳۵
۲۵	ن	نون	۲۶۵۶۰
۲۶	و	واو	۲۵۵۳۶
۲۷	ہ	ھاء	۱۹۰۷۰
۲۸	لا	لام الف	۳۷۲۰
۲۹	ء	ہمزہ	۴۱۱۵
۳۰	ی / ے	یاء	۲۵۹۱۹
		کل حروف	۳۶۱۱۶۸

تحفۂ تراویح اساطین امت کی نظر میں

عزیزم مولانا عبد الرحیم صاحب فلاحی نے جو کہ جامعہ ہذا کے لائق فائق اور فعال استاذ ہیں ، انھوں نے ایک البیلا اور انوکھا کام کیا، جس کی بے انتہاء ضرورت محسوس کی جارہی تھی، اور میری دیرینہ تمنا بھی تھی۔ مولانا غلام محمد وستانوی، رئیس الجامعہ اشاعت العلوم اکل کوا۔

مقام مسرت ہے کہ جامعہ کے استاذ تفسیر وحدیث وفقہ مولانا عبد الرحیم فلاحی نے اس سلسلہ میں نیا قدم اٹھایا ہے، موصوف نے روزانہ کے خلاصہ کو قلم بند کر کے محفوظ کرلیا ہے

مولانا سلیمان صاحب سمشی شیخ الحدیث جامعہ اکل کوا۔

یہ کتاب معلومات افزاء، تربیتی پہلو کی حامل اور عوام میں قرآن فہمی کا ذوق وشوق پیدا کرنے، غور وخوض پر آمادہ کرنے کا بیش بہا اور انمول تحفہ ہے۔

مفتی عبد اللہ صاحب مظاہری ناظم جامعہ مظہر سعادت ھانسوٹ۔

بڑی ہی مختصر اور جامع انداز پر ساری متعلق باتیں سمیٹ لی ہیں، ہر سورت میں بیان کردہ مضامین اور مسائل کا ایسا عطر اور خلاصہ نکال کر رکھ دیا کہ بہت تھوڑے سے وقت میں سامع کے سامنے تراویح میں سنی گئی تلاوت کا مفہوم اور مطلب واضح ہو کر آجائے۔

قاری ابو الحسن صاحب اعظمی دار العلوم دیو بند۔

عزیز محترم نے لوگوں کے ذوق کو سامنے رکھ کر روزانہ پڑھے جانے والے سوا پارہ کی بہت عمدہ عام فہم تشریح کردی ہے۔ مولانا ایوب صاحب سورتی ناظم مجلس دعوۃ الحق انگلینڈ۔

جس میں اس حصہ میں آنے والے احکام وقصص کی طرف بھی اشارہ ہے اور تذکیری ودعوتی مضمون کو بھی نمایاں کیا گیا ہے، زبان آسان وعام فہم ہے اختصار ملحوظ ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ شیخ الحدیث سبیل السلام حیدر آباد۔

کتاب کی زبان رواں سلیس با محاورہ اور علمی ہے جو تقریباً ہر خواندہ وناخواندہ سمجھ سکتا ہے یہ کتاب سب کیلئے ایک جامع اور مفید تحفہ ہے یہ کتاب بجا طور پر اس کی مستحق ہے کہ محبت کے ہاتھوں سے لی جائے، اور عقیدت کی نگاہوں سے پڑھی جائے۔

مولانا زبیر صاحب اعظمی ایولہ ضلع ناسک۔